قال غوث الاعظم كلامي حجة على الخلق



بشائر الخيرات



في الصلاة على صاحب الآيات البينات
المسماة بالصلاة الحسينية

للقطب الرباني الهيكل الصمداني المحبوب السبحاني سيدي شيخ عبد القادر الجيلاني

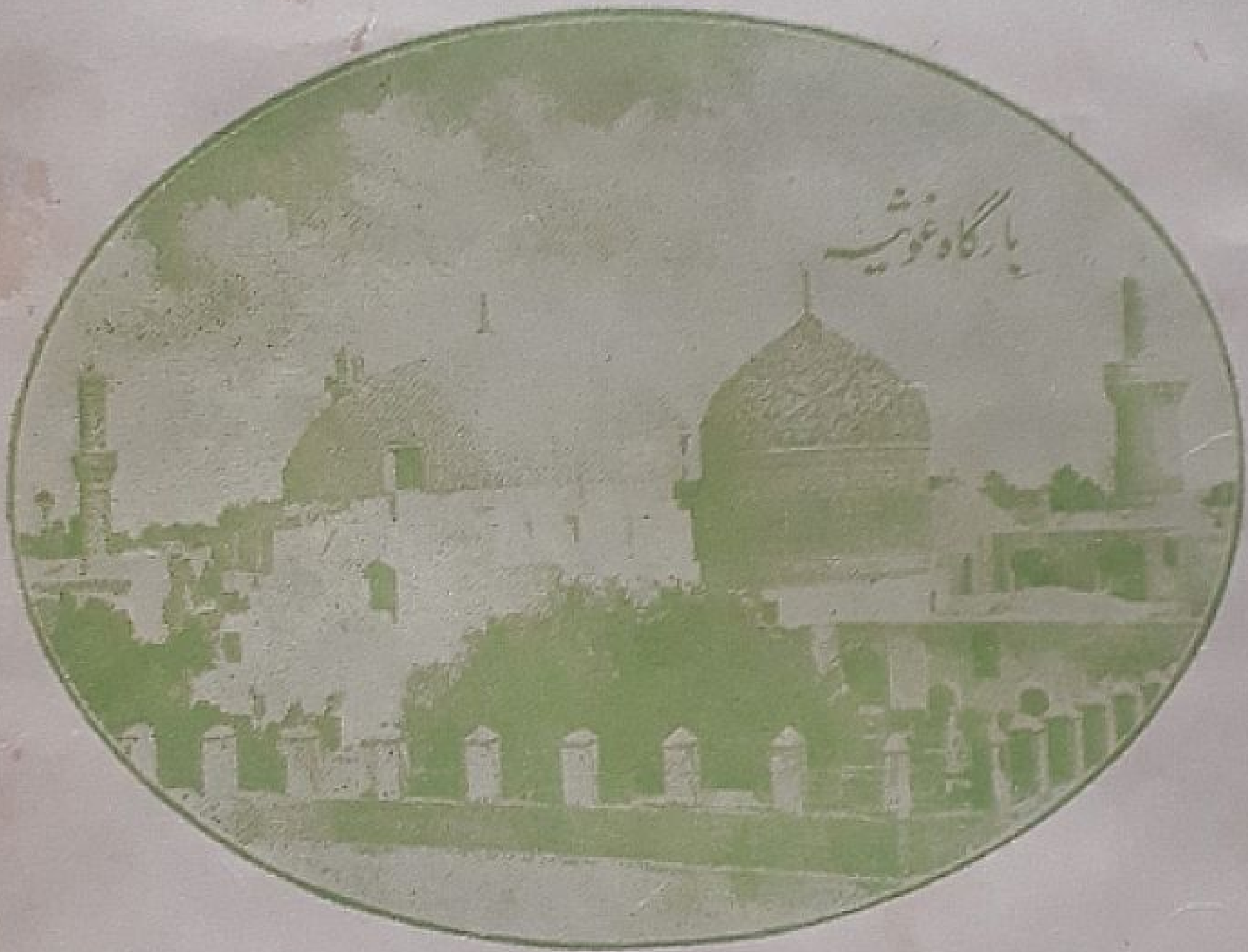




بسم اللہ الرحمن الرحیم



رضی اللہ تعالیٰ عنہ


بارگاہ غوثیہ

ست کلیہ ورج حکیم





بشائر خیرات در ہند

الحمد للہ رب العلمین ۔ الرحمن الرحیم ۔ ملک یوم الدین ۔ ایاک نعبد وایاک نستعین ۔
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۔ آمین ۔

سبحان اللہ الابدی الابد ۔ سبحان اللہ الواحد الاحد ۔ سبحان اللہ الفرد الصمد ۔ سبحان اللہ رافع السموات بغیر عمد ۔ سبحان اللہ الذی بسط الارض علی ماء جمد ۔ سبحان اللہ الذی خلق الخلق واحصاھم عدد ۔ سبحان اللہ الذی قسم الارزاق ولم ینس احد ۔ سبحان اللہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولد ۔ سبحان اللہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۔

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آل سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ ووارث حالہ ومظہر کمالہ سیدنا ومولانا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا ۔

وبعدہٗ محبی ومکرمی الحاج سید شاہ ابو الفضل سید محمود قادری مدظلہم العالی موظف سشن جج وخلیفہ جگر گوشۂ غوث الثقلین نقیب الاشرف حضرت پیر سید ابراہیم سیف الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہوا کہ "بشائر الخیرات" کے سلسلے میں کچھ لکھوں ۔ یہ فقیر کمترین ایسی بزرگ کتاب جس کی شان اقدس میں تالیف کی گئی ہے اُن کی توصیف ونعت بیان کرنے کا اہل ہے نہ اس کتاب کی تقریظ مجھ پر سہل بقول شخصے ؎

کہنے کو نعت سید عالی وقار کی ❖ منہ میں زبان چاہیے پروردگار کی

خیر البشر کی تعریف و توصیف بیان کرنے زبانِ بشر عاجز ہے خصوصاً مجھ جیسے کمترین بشر کی جسے نہ تقریر کا جادہ ہے اور نہ تحریر کا مادہ فقط روغنی ضمیر رض کا بندہ ہے اور زبان گنگ ہے بقول حافظ شیرازیؒ کے ع

زبان ناطقہ در وصفِ حسن اُولال است (زبان گویا اُسکے حُسن کی تعریف میں گنگ ہے)

اگر کچھ کہہ سکتے ہیں تو بزبان حضرت امیر خسروؒ کے صرف اتنا کہ

آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام ٭ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اتنی ساری تمہید اور باوجود قصور شعور کے بھی شوخی کیا ہوں ورنہ ع "زہر مور مسکین را از دریا سخن گوید"

الحمد للہ یہ متبرک و بزرگ کتاب جو مسلمانانِ ہند کیلئے نادر و نایاب تھی تصیح و تنقیح سے آراستہ اور زیورِ طبع سے پیراستہ ہو کر پہلی مرتبہ اپنی پوری پوری تابانیوں عظمتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ افروز ہو رہی ہے۔ اس امر کے کئی باعث ہوئے اوّل یہ کہ عِندَ ذِکرِ الصّالِحِینَ تَنزِلُ الرَّحمَۃُ (اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کے ذکر کے وقت باران رحمت نازل ہوتا ہے) خصوصاً اس صالح بندے کے ذکر کا کیا کہنا جو ابنِ ابی صالح رض بھی اور غوث الثقلین رض (یعنی داخلی و خارجی دونوں مراتب ہی ہے) دوم یہ کہ اہلِ ہند کے علماء دین کو عرفاً اس کتاب سے واقفیت تھی (وما علینا الا البلاغ۔ واللہ اعلم بالصواب) کیونکہ اس کا عرفاً تذکرہ رسالہ آستانہ (ماہنامہ) "غوث الاعظم رض نمبر" ماہ نومبر ۱۹۶۲ء میں حضرت مولانا زید ابو الحسن صاحب فاروقی دہلوی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ ابو الخیر صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بضمن تصانیف عالیہ حضور غوث الاعظم رض نے کیا اور دوسرے کتاب "فیوض یزدانی" میں بعنوان "مختصر سوانح" اعتقاد پبلشنگ ہاؤس سوئیوالان دہلی مطبوعہ جنوری ۱۹۸۶ء میں اس کا ذکر بسلسلہ تصانیف موجود ہے۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کمترین کا نام حضرت غوث الاعظم رض کے داعیین اور محبین کے صحیفے میں لکھدے اور منجملہ آپ رض کے مریدوں کے

ٹھہرائے اور آپؓ کے طالبین اور معتقدینِ صادق کے زمرے میں شامل کرے اور حضورؓ کے تائیدات و عنایات اور فیوضات سے دنیا و آخرت میں سرفرازی ہوتی ہے اور چہارم یہ کہ اس منبع فیضِ عام سے ہر خاص و عام افاضۂ دوام حاصل کر سکے۔

بشائر الخیرات اور اُس کے اسناد کا الہام بزبان غوث الانامؓ خواص و عوام کیلئے حق تعالیٰ کا انعام مع الطاف و اکرام کے ہے جس کا اردو ترجمہ اردو داں طبقے کے استفادہ کیلئے قابل مترجم مولوی ابوالفضل صاحب قبلہ نے کیا ہے۔ اس ترجمے کے آخر میں ایک نئے لقب مبارک سے قارئین کو متعارف کروایا گیا ہے جو اکثر و بیشتر کیلئے موجب حیرت ہوگا وہ لقب مبارک سیدی "مکین الدین" (یعنی سردار اصحابِ تمکین) ہے۔ فاضل مترجم نے پہچان کے لئے قوسین میں سیدی "محی الدین" لکھ کر قارئین کو متعارف کروایا سیدی "مکین الدین" ہے اللہ تعالیٰ نے جس خلعت امتیازی سے نفوسِ انسانی کو مشرف و ممیز کیا ہے وہ علم و فضل کا جواہر نگار بے مثل تاج ہے۔ بہت ہی لطف کے ساتھ لطیف اشارے میں لطیفہ کہتا ہوں "مکینِ لامکان" کا کیوں کہ عبارت علماء اشارہ حکماء اور لطیفہ عرفاء پہچانتے ہیں۔ سالک عارف کو جب اس کا کاملاً علم ہوتا ہے تو وہ علم الیقین کے میدان میں آجاتا ہے۔ یہاں سے ترقی کرتا ہوا گذرتا ہے اور سلامتی پاتا ہے تو پھر سیاحی کرتا ہے لامکاں کی اور مکینِ لامکاں کو دیکھتا ہے تو عین الیقین کے مقام پر آکر عارفِ کامل ہوتا ہے۔ یہ عارفِ کامل پہچانا مگر جانا نہیں۔ اُس جاناں کو وہی جانا جو زبان سے ذکر دل سے فکر اور جان سے مشاہدہ کرتا ہے جس کا جسم لاغر، چہرہ زرد، آہ سرد پُردرد، لب خشک، چشم گریاں، سینہ بریاں اور دلِ سوزاں ہے یعنی عاشقِ صادق۔ جب جان لیا تو کہہ اٹھا "سیدی مکین الدین" اور جان جاناں پر نچھاور کردی اور حق الیقین کے مقام پر آگیا کہ حق کا حق ادا ہو سکے لیکن معشوق نے غمزہ کیا اور بزبان حافظ شیرازیؒ شہید ناز

سیدنا مکینؐ — یہ صفاتی اسم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جس کے معنی ہیں "رعب و دبدبے والے"

سے یوں گویا ہوا ؎

جان نقد محقرست حافظ ÷ از بہر نثار خوش نباشد

(اے حافظ جان ایک حقیر شے ہے — محبوب کے نچھاور ہونے کے لائق نہیں)

بشائر کے غوامض کے اظہار سے گریز کرنا آئینِ وفاداری ہے اور عین سلامتی ہے

ورنہ حضورؒ کا قول اس فقیر حقیر کے ہمیشہ پیشِ نظر رہتا ہے اور یاد دلاتا رہتا ہے کہ خبردار!

(قصیدۂ یائیہ بہجۃ الاسرار ص ۲۲۱ شعر ۶)

فَمَنْ فَهِمَ الْاِشَارَةَ فَلْيَصُنْهَا ÷ وَاِلَّا سَوْفَ يُقْتَلُ بِالسِّنَانِ

(جو کوئی اشارہ جان لے اس کو چاہیئے کہ حفاظت کرے۔ ورنہ وہ میرے نیزے سے مارا جائے گا)

البتہ ہم نے بہت پہلے اپنی نظم میں صرف اتنی لب کشائی کی تھی کہ وہ بات گفت و شنید میں نہیں آسکتی جو مَنْ ذَاقَ وَجَدَ میں سے ہے۔ شعر

مَعَارِفِ بشائرِ وے ÷ قصۂ اقبال درازِ عشق ست

یہ مسلمہ امر ہے کہ جس کو کسی علم سے بہرہ نہیں ہوتا وہ اس کا منکر ہو جاتا ہے اور کلمات بیہات زبان پر آجاتے ہیں جیس طرح علم و حکمت وغیرہ (ظاہر میں) باوجود ناوابستگی کے قائل ہو جاتے ہیں تو اسی طرح علم حقائق و معارف کو بھی تسلیم کرنا چاہیئے ورنہ اتنا اعتقاد تو ضرور رکھنا چاہیئے کہ تمام عالم حادث ہے اور اللہ تعالیٰ قدیم۔ اس حادث کو قدیم سے کیا رابطہ ہے علاقہ عینیت ہے یا غیریت محض اس پر سکوت اختیار کرے اور کسی کامل سے اپنے شکوک رفع کرے (کتاب ہی اگر معلم ہوتی تو معلم الکتاب کی ضرورت نہ رہتی) ورنہ کچا صوفی پکا ملحد یقینی ہو جائے گا فکر و تفکر خواص کیلئے نظر و استدلال تو اخص الخواص کیلئے انفصال (خود سے فصل) و اتصال (اللہ تعالیٰ سے وصل) پر موقوف ہے کیونکہ عبادات سے مقدم معرفت اور معرفت سے مقدم فکر و تفکر ہے

اب جبکہ اشاعت کا موقع آیا تو بھی درود شریف کی اس متبرک و بزرگ کتاب کے تعارف کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا البتہ قارئین کو تلقین کر سکتا ہوں اپنے اس قطعہ سے

تحفہ ہے درود کا اصرار مت کرو ٭ ایمان ہے تو پھر کوئی تکرار مت کرو
جیلانی رض الہام ہے مدتی انعام ہے ٭ قرآنی کلام ہے انکار مت کرو

درود شریف کی فرضیت قرآن حکیم سے ثابت ہے، بلکہ مجملاً حکم ہے۔ روئے زمین پر سب سے زیادہ پڑھی جانے والی مقدس اور معزز کتاب "دلائل الخیرات" ہے۔ تقریباً چھ سو سال سے تمام عالی مقام بزرگان دین اس کتاب کا ورد کرتے آئے ہیں خصوصاً شیخ الدلائل حضرت صوفی سید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قادری چشتی نقشبندی (اول و ثانی) و ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ تو اس کے عامل تھے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الحق محدث دہلوی قادری چشتی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اس کے معتبر مصحح اور شیخ الدلائل مانے گئے ہیں۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی والشاذلی قدس سرہٗ (وصال ۱۶ ربیع الاول ۸۷۰ھ) نے ایک مخصوص واقعہ کے ظہور پذیر ہونے پر دلائل الخیرات تالیف کی جو درود شریف کے بہترین الفاظ پر مشتمل ہے گویا کہ یہ درود لبِّ لباب ہیں احادیث صحیحہ کے لیکن اس سے معظم و متبرک کتاب "بشائر الخیرات" ہے جو صرف اور صرف مجموعۂ آیاتِ قرآنی ہیں اور یہ الہاماتِ غوثِ صمدانی رض ہیں جس کے مؤلف خود سلطان الاولیاء حضرت سیدنا شیخ عبد القادر الجیلانی سلام اللہ علیہ ہیں۔

اس کتاب کو معظم و متبرک جو کہا گیا ہے اس کی وجہ تسمیہ بیان کرنے سے قبل محترم نور جہاں صاحبہ ناچیز قادریہ کا یہ مصرعہ پیش ہے، فرماتی ہیں:۔

یہ علم خیالی سب ہے حلم جدا گانہ

ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن اصحاب کو خوش خبری کی بشارت دیتے ہیں، اُن کے لیے قرآن کریم

میں جہاں حقیقتاً بشارتیں مخفی ہیں بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے حضور غوث الانام کو وہی آیت یا آیات کی نشاندہی فرمائی ہے۔ جن اصحاب کے حق میں بشارتیں آئیں، وہ یہ ہیں:۔
مومنین، ذاکرین عاملین، اوابین، توابین، مخلصین مصلین، خاشعین، صابرین خائفین، متقین، مخبتین، کاظمین، محسنین متصدقین، شاکرین، سائلین، صالحین، مبشرین غافرین زاہدین، امینین، مصطفین، مذنبین، مستغفرین، مقربین، قانتین و قانتات، صادقین و صادقات، صائمین و صائمات حافظین فروجہم و حافظات۔

یہاں حیرت در حیرت ہے کیونکہ یہ مقامات ماورا، فہم و ادراک ہیں مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو خوش خبری کی بشارت دیتے ہیں ذاکرین کو، ان کے لیے حضور غوثیت مآب رض نے (بما قال اللہ العظیم) فرماتے ہوئے قرآن کریم کی وہی آیات یا آیت کو پیش کیا جس کا الہام کیا گیا تھا یعنی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ پس یاد کرو تم مجھ کو سورہ البقرہ ع ۱۷ آیت ۵ کے صرف دو الفاظ کے ساتھ سورہ الاحزاب کے ع ۱ آیات ۱ تا ۲ اذکروا اللہ ..... اجراً کریما ..۔ الخ) کو پیش کیا۔
یہ لمحۂ فکر ہے کہ ذاکرین کے ساتھ وہی آیت یا آیات پیش نہیں کی گئیں، جہاں لفظ ذاکرین مذکور ہوا ہے، بلکہ ذاکرین کا لفظ جہاں مذکور نہیں، وہاں نشاندہی کردائی جاتی ہے کہ ان کے لئے بشارت حقیقتاً یہاں موجود ہے۔ حالانکہ ذاکرین کا ذکر دو مقامات پر آیا ہے۔ ایک پ ۱۴ ع ۱ آیت ۵ اور دوسرے پ ۲۲ ع ۲ آیت، یہاں بھی بشارتیں موجود ہیں۔ اب جن آیاتِ بشارت کی نشاندہی کی گئی ان کا شانِ نزول سیاق و سباق کی روشنی میں غور کریں تو کما حقہ' آگاہی ہو سکتی ہے جس کے لئے شرطِ اولین خلوصِ نیت ہے۔ لیکن اس کے بطون سے وقفیت انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو اس گنجِ معرفت کے دامن گیر ہیں

سے وابستگی والہانہ رکھتا ہو تو سرگوشی باندازِ عشقانہ ہوتی ہے۔

دوسرے زمروں کے اصحاب کا ذکر مثلاً مومنین (۱۱۰) جگہ، متقین (۴۹) جگہ، محسنین (۳۰) جگہ اور صالحین (۲۵) جگہوں پر آیا ہے لیکن ان کے لئے حقیقتاً بشارتیں جہاں موجود ہیں، بذریعہ الہام نشاندہی کی گئی تو حضور غوثیت مآب رض نے اسی ملہمہ آیت یا آیات کو پیش کیا سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تو تصدیق بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید بشارتوں کے ساتھ ہوئی۔

تب ہی حضور غوثیت مآب رض نے اپنے برادرانِ دینی سے فرمایا کہ مجھ سے یہ درود بھی لے لو کہ یہ صلوات قرآن العظیم ہیں جس کا نام آپ نے "بشائر الخیرات" رکھا، کیوں کہ یہ بشارتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ہیں اور بشیر مبشر صلعم کی طرف سے بھی ہیں۔

ان الہامات کو جس کمالِ شفقت و محبت سے آپ نے امتِ مرحومہ کو عطا کیا ہے اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی، بلکہ یہ خود اپنی نظیر آپ ہے، اسی لئے معظم و متبرک کہا گیا۔ ویسے بھی یہ شہ بے نظیر کی عطا ہے جس کی ذاتِ اقدس بلا شک و شبہ قرآنِ ناطق ہے بقول آپ ہی کے (قصیدہ یائیہ بهجة الاسرار ص ۲۲۱)

أَنَا الْقُرْآنُ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي ÷ وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الْأَوَانِي

میں قرآن ہوں اور سبع مثانی ہوں - اور جانِ جاں ہوں نہ کہ جانِ جہاں

بشائر الخیرات کا حصول حضور سید نامیراں محی الدین رض کی زندہ کرامت کی معمولی نشانی ہے اور سگ کوچۂ محبوب سبحانی رض کو اپنی اس اعلیٰ ترین تالیف یعنی الہاماتِ ربانی سے سرفراز کرنے کی واضح دلیل اور مخصوص مہربانی عطائے خاص اور فضلِ محض کا بیّن ثبوت ہے۔ لطف تو دیکھو سیدنا غوث اعظم میراں محی الدین رض کی کتاب برادرم منیر محی الدین علی سلمہٗ کے ذریعے ملتی ہے

یہاں یہ عرض کرنا مناسب حال ہے۔

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا ؎ بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

ہوا یوں کہ دو تین سال قبل ایک عرب شیخ نے میرے حقیقی برادر خورد الحاج میر محی الدین علی عرف مقبول پاشاہ سلمہٗ وطول عمرہٗ (رسول الخیر مقیم جدہ) کو مکہ شریف میں یہ کتاب دی اور میرے اس بھائی نے فوراً میرے پاس روانہ کر دی۔ یہ کتاب (جس کی فوٹو کاپی وصول ہوئی) قاہرہ میں طبع ہوئی۔ خط یاقوتی میں رقم کردہ ہے سال طباعت درج نہیں لیکن گمان اغلب ہے کہ ایک صدی یا اس سے قبل طبع ہوئی ہوگی۔ بشائر الخیرات فی الصلاۃ علی صاحب الآیات البینات ہے جو قرآنی آیات کا مجموعہ ہے۔ ہم نے حاشیہ پر متعلقہ سورت رکوع اور آیت کا حوالہ حافظِ قرآن کی مدد سے لکھ دیا تاکہ قارئین کو تلاش میں مدد مل سکے۔

اکثر و بیشتر حضرات کو میرے پاس اس کتاب کی موجودگی کا علم تھا لیکن انہیں حضرات کو شوق طلب ہوا (جیسا کہ فضیلت کتاب کے باب میں مرقوم ہے) جو محمدہ خصلتوں کے حامل اور نیکوکار تھے۔ اُن کے اس طلب صادق کو دیکھ کر جن جن اصحاب کو کتاب کی فوٹو کاپیاں دی گئیں انمیں قابل ذکر الحاج سید شاہ حبیب پاشاہ صاحب حسنی الحسینی قادری و چشتی معزز ناشر رسالہ غوثیہ، الحاج قاضی سید شاہ صوفی اعظم علیؒ صاحب حسنی الحسینی قادری معزز تبصرہ نگار رسالہ غوثیہ الحاج شاہ محمدؐ اکرام الدین صاحب تاجی بیدری ثم نظام آبادی معزز مترجم رسالۂ غوثیہ (آپ نے بحسنِ عقیدت نظام آباد ضلع میں غلامان غوث اعظم کو اس کے کئی کاپیاں تقسیم بھی کیں) محمد شریف صاحب قبلہ حسابی (برادر طریقت فقیر حقیر) محمد معز الدین صاحب ملتانی القادری مجددی نقشبندی امام و خطیب و خادم و متولی درگاہ حضرت باغ شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ، محمد جمیل احمد صاحب اسسٹنٹ محکمہ تعمیرات الشیخ کریم الدین صاحب عابد چشتی القادری امام و خطیب اور خواجہ میر واصف علی نا

صاحب نقشبندی عرف حسن پاشاہ مکیجراں ہیں۔ اور جملہ حاملین کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور غوثیت مآبؓ کے طفیل اس کی مداومت میں آج تک مخلص ہیں۔ دیگر احباب کی کم نصیبی پر اپنا ہی قطعہ یاد آگیا۔

بوئے وفا ملی نہیں رنگ رنگ کے پھول ہیں ٭ باغبان کے راہ کی چھپی ہوئی تھی دھول میں
پاتے نہیں ہیں سارے پھول شرفِ قبولیت یہاں ٭ ہوتے ہیں بیشتر شمار یہ ید فضول میں

اور "ہر کس بخیالِ خویش خبطے دارد" والا معاملہ ہے۔ گو اس قطعہ میں شکوہ ضرور ہے لیکن تلخ حقیقت بھی پوشیدہ ہے۔ اسلئے کہ بعض حضرات حضورؓ کی غوثیت کے ماننے میں بڑا زور و شور دکھاتے تھے لیکن جمیع اولیاء پر آپؓ کی فضیلت کے ماننے میں ضعیف و کمزور تھے بعض کم علمی کی وجہ سے تاویلات کرتے تھے بعض متقدمین و متاخرین پر آپؓ کی فضیلت کے منکر تھے۔ چند موحدین (جہلاء) شطح و طامات کے پیکر تھے اور چند انانیت کے باعث بمصداق کریلا اور نیم چڑھا کے تھے۔ یوں تو یہ شکوہ بھی بیجا ہے اگر حکمت الٰہی پیشِ نظر رہے بقول صاحب گلشنِ راز قدس سرہٗ کے

اگر کناس نبود در ممالک ٭ ہمہ خلق اُوفتند اندر مہالک
(اگر ملکوں میں کناس (خاکروب) نہ پیدا ہوں تو جملہ مخلوق (کی صحت) ہلاکت میں آجائیگی)

مختصر یہ کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِنَفْسِیْ کہنے کے سوا چارہ نہیں اور سلامتیِ نفس یہی التجا کرنے میں ہے کہ

اَللّٰھُمَّ اَمْنَعْ طُیُوْرَ نُفُوْسِنَا مِنَ الْوُقُوْعِ فِیْ شِبَاکِ مُوْبِقَاتِ الشَّھَوَاتِ ۝
(اے اللہ ہمارے نفسانیت کے پرندوں کو مہلک خواہشوں کے جال میں جانے سے روک دیجئے)

ایک ہفتہ قبل عجیب اتفاق پیش آنے پر تبرکاً ہم نے ابو الفضل صاحب کو اس

کتاب کی فوٹو کاپی دی۔ آپ اس کتاب کے حاصل کرنے کے بعد اس کی تلاوت اور طباعت کا ارادہ ظاہر کئے کہ فیضانِ غوثِ اعظم رض عام ہوسکے۔ ہم نے بصد شوق و ذوق کے لبیک کہا کہ ارادہ تلاوت کا ہو یا ارادہ طباعت کا دونوں ارادے ماشاء اللہ احسن ہیں۔ چنانچہ ابوالفضل صاحب کا ارادہ دو تین دن ہی میں عملی جامہ پہنا اور مجھے اسکی طباعت کے کام پر آمادہ کرلیا چنانچہ میں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا اخلاص کے ساتھ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مخلص کا نقصان اسکا اپنے اخلاص کو دیکھنے میں ہے بایں وجہ مدعی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بندۂ کمترین کو ایں ساعت تا آں ساعت یعنی (ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام) تک "بحرمتِ آں ساعت کہ تو بودی ودیگر کس نبود" رسوائی اور نقصان سے محفوظ رکھے البتہ ابوالفضل صاحب کے ارادے پر بے ارادہ مجھ سے یہ شعر ہوا تو مژدۂ خیر ملا عمل کا اجر تو اللہ اکبر!

۱۴۰۸ھ بگیرید بشائر الخیرات ۔ اے محمود! آخرت محمود ۱۹۸۷ء

آخر میں یہ فقیر حقیر بندۂ تقصیر بے حد ممنون و مشکور ہے پیکرِ خلوص و محبت و ساکنِ مقامِ مودت کا کہ قبل ازیں میرے مرتب کردہ مسودہ رسالۂ غوث الاعظم رض المعروف بہ رسالۂ غوثیہ پر ماقلّ ودلّ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے افراط و تفریط و افترا پردازی کے ناگوار دھبوں سے اپنے دامن کو بچا کر نفسِ مطلب و معانی پر نقد تبصرہ کیا۔ لیکن تحریر سے ہٹ کر تصویر کی جانب نظریں ملتفت ہوئیں تو اس بندے کی حقیقت بیان کرنے میں محبت غالب آگئی۔ شانِ بزرگی کا تقاضا تو یہی تھا کہ گرانقدر نصیحت سے سرفراز فرماتے کیونکہ یہ بندہ بقول حافظ شیرازی قدس سرہٗ کے مصرع "زانکہ ایں پند بہ از در و گہر می بینم" (کیوں کہ میں اس نصیحت کو موتیوں اور جواہرات سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں)

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت رکھنے والے مخلص بندے ابوالفضل سید محمود قادری صاحب مدظلہم العالی کے درجات دینی و دنیوی بطفیل سیدنا عبدالقادر الجیلانیؓ کے بلند کرے جنہوں نے اس کتاب کو طبع کروا کر اہلِ ہند کے غلامانِ غوثؓ کے ہاتھوں میں نعمت غیر مترقبہ کی طرح پہنچادی تاکہ ہر مخلص اس کتاب سے اپنے نصیب کا حصہ پاسکے اور جناب ابوالفضل صاحب پر اس کتاب کے ہر ہر لفظ ہر ہر حرف ہر ہر نقطہ اور ہر ہر حرکت کے برابر دنیا و عقبیٰ میں فضل کرے اور اس وقت تک کرتا رہے جب تک یہ پڑھی جاتی رہے اور اللہ تعالیٰ قارئین کتاب کو بھی توفیق دے اس کی مداومت میں اور تادمِ آخر مخلص رکھے۔ آمین ثم آمین

جَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا وَعَنِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرَ الْجَزَاء ط

اَنْوَارِ نَظَر

۱۔ "بشائرِ خیرات درہند" کا عنوان تاریخِ طباعت ہے جو ۱۹۸۷ء کا مظہر ہے۔ باقی تمام خطِ کشیدہ الفاظ مظہر ہیں سنہ طباعت ۱۴۰۸ ہجری کے لطف کے ساتھ

۲۔ تاریخ باصدق خود معترفِ حیرت ہے کہ شعارِ تلاوت جو مخفی نصابِ سعادت ہے حقیقتِ معرفت حضرت ہے۔

۳. (رضی اللہ عنہ. صلی اللہ علیہ وسلم. جَلّ و شانہٗ) "حضرت"
کے ساتھ ہو تو لطیفۂ تصوف کا لطف مل جائیگا. اصطلاحاً
بھی کہا جاتا ہے فنائی الشیخ. فنائی الرسول. فنائی الحق
(واللہ اعلم بالصواب)

انا
درِ خرابات سرفرازیٔ فقیر ست

ہر کو بدستِ عشق تو شد کشتہ بر درت ÷ اُو را در ان جناب سوال و جواب نیست

(جو شخص کہ تیرے عشق کے ہاتھ سے تیرے دروازے پر مارا گیا. اسکو اس بارگاہ میں سوال وجواب نہیں ہے)

اس تمہید کے خاتمے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ منجملہ اور انعامات کے یہ انعام خاص بطفیل دعائے والدین خصوصاً والدِ بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کے اس بندۂ تقصیر کو غنائے مضل اور فقر منل سے جو مفضی الی الکفر والالحاد ہے بچایا اور اپنے فضل وعنایت خاص سے صاحب ترتیب رکھا اور اپنے محبوبؓ کی گلی سے نسبت دیا.

سگِ کوچۂ محبوبِ سبحانی
میر بہادر علی اقبال دکھالی
عفی اللہ ذنوبہٗ وستر اللہ عیوبہٗ

بمقام
حسینی باغ غالب حیدرآباد آے پی
۹ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ م ۴ ستمبر ۱۹۸۷ء روز جمعہ

مادۂ تواریخ

کریم الجدّین والطّرفین امام الفریقین ذوالبیانین وذوالسانین
معشوق جمیع العاشقین سیّدی مکین الدّین محی الملّۃ والدّین
سیّدنا ومولانا الشیخ عبد القادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی سلام اللہ علیہ

محبوبِ سبحاں محبِّ صمد
یکتا بشانش زِ فضلِ احد
مخمور عاشق ۴۷۱ھ معشوق کامل ۹۱
ذاتش سراپا عشقِ محمد ۵۶۲ھ

توضیح: حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کا ارشادِ مبارک ہے کہ:
"فی البدایۃ تکون مریدا وھو المراد وفی النھایۃ تکون مرادا وھو المرید" ابتداء میں تو مرید (عاشق) اور وہ (اللہ تعالیٰ) مراد (معشوق) اور انتہا میں تو مراد (معشوق) اور وہ (اللہ تعالیٰ) مرید (عاشق)
آپ کا قول من وعن آپ پر ہی صادق آتا ہے۔ ابتداء (ولادت) عاشق ۴۷۱ ہجری اور انتہا (وصال) ۵۶۲ ہجری جو "معشوقِ الٰہی" کے اعداد ہیں۔ قدیم میں یہی تاریخ وصال لی گئی لیکن محسن تاریخ "عشقِ محمد" سے اور بھی نکھر گیا۔ جس کے عدد بھی ۵۶۲ ہوتے ہیں۔ مصرعہ آخر آپ کے اِس قول کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ "یا اللہِ ھذا وجودہ جدّی لا وجود عبد القادر" آپ کی عمر شریف میں کوئی اختلاف نہیں ہے یعنی ۹۱ سال۔
ایک اور لطف یہ ہے کہ "سال" خود مظہر ہے عمر شریف کا، کیونکہ اسکے عدد ۹۱ ہوتے ہیں۔

از سگِ کوچہ محبوبِ سبحانی: مستمی منیر بہادر علی اقبال (حیاتی) عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

اللّٰھم صلّ علٰی حبیبک و صفیک و نبیک صاحب معجزات البینات رفیع الدرجات بدرالدجیٰ شمس الضحیٰ خیر الوریٰ حامد محمود و محمد فی جمیع الاحوال والصفات علیہ افضل التحیات و اہل بیتہ و اصحابہ نجوم الہدایۃ فی الظلمات و علیٰ وارث حالہ مظہر کمالہ قطب الاقطاب فرد الاحباب شیخ اکمل قندیل نورانی ہیکل صمدانی صاحب الاشارات والمعانی سیدنا عبدالقادر جیلانی صاحب الاسرار والکرامات و بشائر الخیرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا ولا تحرمنا من برکات انفاسہ فی الحیوٰۃ و بعد الممات۔

مہرِ گردونِ ولایت کز ضمیرِ روشنش ✤ ہر سحر خورشید افشاں میکند نور اقتباس
بحرِ عرفاں را گہر برجِ حقائق را قمر ✤ تختِ دیں را بادشہ قصرِ ولایت را اساس

(آفتابِ فلکِ ولایت جن کی روشن ضمیری سے ۔ ہر سحر آفتاب درخشاں نور حاصل کرتا ہے)

(جو بحرِ معرفت کے گوہر اور برجِ حقائق کے مہتاب ۔ تختِ دیں کے بادشاہ اور قصرِ ولایت کی بنیاد ہے)

اَمّا بعد. سرورِ کائنات فخرِ موجودات پر خالقِ ارض و سماوات نے صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما کے ذریعے صلوٰۃ و سلام کا حکم نافذ فرمایا اور ابتدا میں یہ بھی واضح کر دیا کہ اس کا اور اس کے فرشتوں کا بھی یہ عمل ہے۔ اور متعدد احادیث میں درود کے متعدد فضائل بتائے گئے ہیں۔ امام جزولیؒ نے بھی دلائل الخیرات کے مقدمے میں درود کے فضائل تحریر کئے ہیں اور چند احادیث نقل کئے ہیں جن کے منجملہ یہ ایک حدیث شریف ہے کہ آقائے نامدار علیہ الصلوات نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ. یعنی جس نے مجھ پر کسی کتاب میں

درود لکھ کر بھیجا تو ہمیشہ اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے

کونسا درود کس طرح پڑھا جائے اس کی صراحت قرآن مجید میں نہیں۔ درود پڑھنے کا حکم مطلق اور مجمل ہے البتہ احادیث میں اس کی تصریحات ملتی ہیں۔ ایک حدیث میں حضورؐ نے درود پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے کہ لا تصلوا علی بتراء بل قولوا صل علی محمد وآل محمد یعنے مجھ پر ناقص درود نہ بھیجو بلکہ میرے ساتھ میری آل پر بھی درود بھیجو۔

جیسا کہ مذکور قرآن مجید فرقان حمید میں صرف حضور پرنور پر صلوٰۃ والسلام عرض کرنیکا حکم ہے یہ تصریح نہیں ہے کہ کس طرح بھیجا جائے۔

جانشین علی مرتضیٰؓ جگر گوشۂ فاطمۃ الزہراؓ دلبند حسنؓ و حسینؓ سید شباب اہل الجنۃ یعنے حضور غوث الانامؓ نے قرآنی آیات ہی سے اس طرح درود مرتب فرمایا کہ درود وسلام کی سعادت بھی اور آیات قرآنی کی تلاوت بھی بمصداق ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار (کیا اچھا ہوگا کہ ایک ہی کرشمے سے دو کام نکل جائیں)

آپؓ نے اس مجموعہ کو "بشائر الخیرات" سے موسوم کر کے یہ حقیقت بھی بتادی کہ یہ رسالہ نیکیوں اور بھلائیوں کی بشارتوں کا مجموعہ ہے۔ اس رسالہ کے مقدمے میں آپؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ "مجھے اللہ تعالیٰ کا الہام ہوا میں نے ارادہ کیا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ملاحظے میں پیش کر کے دریافت کروں لیکن میرے دریافت کرنے سے پہلے ہی نبی کریمؐ نے ان کے فضائل ارشاد فرمادیئے"۔ چنانچہ یہ فضائل رسالہ کے مقدمہ میں تفصیل سے تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

واضح باد کہ علم انسانی کی دو۲ قسمیں ہیں ایک علم بالواسطہ اور دوسرا علم بلا واسطہ۔ مادی چیزوں کا علم حواس خمسہ کے توسط سے ہوتا ہے۔ ہم چکھ کر مزہ پاتے ہیں، سن کر آواز پہچانتے ہیں، دیکھ کر صورت جانتے ہیں، چھو کر سختی و نرمی دریافت کرتے ہیں اور سونگھ کر بو معلوم کرتے ہیں

علم بالواسطہ کی دوسری قسم وہ ہے جس کو عقل، قیاس، غور و فکر اور استدلال کے ذریعے حاصل

کرتے ہیں۔ انسان کے معلومات کا ذریعہ بالواسطہ ہے۔ لیکن جو امور ماورائے مادّہ ہوتے ان کو دریافت کرنے کے بھی پانچ ذرائع ہیں اور وہ ہیں فراست، حدس، کشف، الہام اور وحی۔ ان کا تعلق انسان کے روحانی قویٰ سے ہوتا ہے۔ فراست سے لیکر وحی تک بتدریج یہ ذریعۂ علم ترقی کرتا جاتا ہے۔ فراست کے بعد حدس، حدس کے بعد کشف کا درجہ آتا ہے۔ الہام ان تینوں مدارج سے بلند ہوتا ہے جس کے بعد غیر مادّی علم کی آخری منزل وحی کی آتی ہے اور اس کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے۔

الہام کے لفظی معنی دل میں ڈالنے کے ہیں۔ یہ علم پہلے ذہن میں کسی حسّی تجربہ یا عقل کے نتیجے کے طور پر نہیں آتا بلکہ خود بخود دل میں آجاتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید میں فَاَلْہَمَہَا فُجُوْرَہَا وَتَقْوٰہَا (پارہ ۳۰ ع ۱۶ سورہ الشمس آیت ۸) (پس جی میں ڈالی اسکے بدکاری اُس کی اور پرہیزگاری اُس کی) کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ فسق و فجور کا الہام ہوتا ہے اور زہد و تقویٰ کا بھی الہام ہوتا ہے۔ اس آیت قرآنی کی موجودگی میں الہام سے انکار کی گنجائش نہیں رہی۔

زہد و تقویٰ صلاح و فلاح کا الہام صلحائے امتؐ، اولیاؓ و انبیاؑ کرام کا حصہ ہے۔ کشف، الہام اور وحی غیر مادّی علم کے وہ روحانی ذرائع ہیں جن کے ذریعے سے جو معلومات ہوتے ہیں وہ اتنے قوی ہوتے ہیں کہ جتنے عام انسانوں کو اپنے وجدانیات تجربات اور محسوسات کا علم ہوتا ہے۔

اس تفصیل سے یہ مقصود تھا کہ سیدنا الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منجانب اللہ تعالیٰ جو الہام ہوا وہ ہر قسم کے شک و شبہہ سے بالاتر ہے۔ پھر آیاتِ قرآنی سے مرتب کردہ درود کا سرورِ کائناتؐ کے ملاحظہ میں پیش کرنا اور اوراد کے اظہار کے پیشتر اُن کے فضائل کی تفصیل بھی قطعی بالخصوص جبکہ یہ اُس برگزیدہ ہستی کی زبانی ہو جو خلعتِ محبوبیت سے سرفراز ہے۔

حضرت غوثیت مآبؓ کی اس تالیف منیف سے یہ ہیچمدان بھی ناواقف تھا۔ ایک صاحب نے جب مجھ سے آکر دریافت کیا کہ "بشائر البردہ" دیکھنے کا ان کو شوق ہے تو میں نے کہا کہ میرے علم میں

ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جو حضور سیدنا غوث الاعظمؓ کی تصنیف یا تالیف ہے۔ میں نے ان کو محبّ صادق اور عاشقِ غوثؓ جناب الحاج صوفی صافی میر بہادر علی اقبالؔ رحمانی صاحب دام فیضہ کی نشاندہی کی۔ اس لئے کہ حضور غوث الاعظمؓ سے ان کو والہانہ عشق ہے اور قوی ترین دبرزگ نسبت قادریہ سے فیضیاب ہیں اور تصنیفاتِ غوث الاعظمؓ کو جمع کرنے کی ان میں لگن ہے، یہ صاحب ممدوح سے ملے تو معلوم ہوا کہ یہ کتاب دراصل "بشائر الخیرات" ہے جس سے عوام تو کجا خواص بھی نا آشنا ہیں۔

دوسرے دن مولوی میر بہادر علی اقبال صاحب اس رسالہ کی زیراکس کاپی جو مجلد تھی لے آئے مجھے اس رسالے کو دیکھنے کے بعد جو احساسات پیدا ہوئے وہ بزبان حافظ شیرازیؒ یوں کہہ سکتا ہوں۔

آں پیکِ نامور کہ رسید از دیارِ دوست ۔ آورد حرزِ جان زِ خطِ مشکبارِ دوست

(وہ نامور قاصد کہ یار کے ملک سے پہونچا ۔ دوست کے مشکبار خط سے تعویذ جان کا لایا)

ساتھ میں وہ نسخہ بھی لائے جو جدّہ سے اُن کے برادر نے بھیجا تھا۔ ان کے جوشِ محبت اور تصانیف سے عقیدت کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نسخہ کی جلد بندی انھوں نے انتہائی دیدہ زیب و قیمتی کردائی سرورق پر جو عبادت ہے وہ نقروی و طلائی ہے ۔ سچ ہے ع قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری موصوف نے "بشائرِ خیرات درِ رشد" اس کی تاریخ طباعت بھی خوب نکالی ہے اور یہ تحریر کیا ہے کہ اس رسالہ کا حصول حضور غوث الثقلینؓ کی زندہ کرامت کی معمولی نشانی ہے اور حضورؓ کے لطف و مہربانی کی روشن دلیل اور واضح ثبوت ہے دوسرے ملک ہوا یوں کہ ایک نامعلوم عرب شیخ نے اُن کے حقیقی برادرِ خورد الحاج میر محی الدین علی عرف مقبول پاشاہ دیسولی الخبیر مقیم جدّہ کو مکہ شریف میں یہ کتاب دی اور انہوں نے ان کے پاس روانہ کیا

میری نگاہ میں یہ بھی حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے کہ ایک ایسے صاحب جن سے میں ناواقف ہوں اس کتاب کے حصول کے محرک ہوئے۔

جناب میر بہادر علی اقبال صاحب نے ان آیات کا حوالہ بھی تحریر کر دیا ہے جن سے درود مرتب کئے گئے ہیں۔ اب قارئین رسالہ بآسانی معلوم کر سکتے ہیں کہ کونسی آیت کس سورت میں اور کس رکوع میں ہے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ خود بہ حیثیت اسسٹنٹ انجنیر کارگذار ہیں ان کو اس کام کیلئے اتنا وقت کیسے مل گیا۔ ان کی اس مصروفیت اور لگن پر یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ مَنْ جَدَّ وَجَدَ (جس نے کوشش کیا اُسنے پایا) سچ ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ (پارہ ۲۷، رکوع ۶، سورہ النجم رکوع ۳ آیت ۷، ۸ – نہیں واسطے آدمی کے مگر جو کچھ سعی کی ہے اور یہ کہ سعی اسکی عنقریب دیکھی جاوے گی)۔

جس طرح یہ رسالہ مولوی میر بہادر علی اقبال صاحب کو نصیب ہوا اور موصوف اہل ہند کے ہاتھوں تک اس رسالہ کے پہنچانے کا وسیلہ بنے اسی طرح حضرت شاہ محمد عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب کہ وہ حرمین شریفین حاضر ہوئے تھے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے "فتوح الغیب" کا نسخہ دستیاب ہوا تھا جسے وہ اپنے ہمراہ لے آئے اور ارضِ ہند کو اس گنجِ معرفت سے روشناس کیا۔ نہ معلوم ایسے اور کتنے جواہر پارے ہوں گے جو اقطاعِ عالم کے مختلف کتب خانوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

حال ہی میں رسالۂ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ المعروف بہ رسالہ غوثیہ محققہ جناب میر بہادر علی اقبال صاحب کا تفصیلی جائزہ لے کر میں نے تبصرہ لکھا۔ اس کتاب کی کئی شروحات لکھی گئیں تھیں جسمیں جواہر العشاق شارح حضرت سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مقبولیت تامہ ملی لیکن یہ کتاب اغلاطِ متن سے پاک نہیں تھی اور دوسرے شرحات میں بھی کئی اغلاط تھے جس کی نشاندہی کی گئی تھی لیکن اس رسالہ کا

صحیح نسخہ (قلمی) جو صاحب موصوف کو دستیاب ہوا تھا اُس کو بعد تحقیق اردو ترجمہ کے ساتھ مزین و مرتب کیا گیا جسے محبّی الحاج سید شاہ حبیب پاشاہ قادری و چشتی طبع کروا رہے ہیں اور بہت جلد منظر عام پر آنے والا ہے۔ مختصر یہ کہ مولوی میر بہادر علی اقبال صاحب کو حضور رض کے صحیح رسالہ کو پیش کرنے کی بھی سعادت ملی۔

سرکار بغداد رضی کے معارف و ارشادات عالیہ کو شہرت متواترہ و قبولیت تامہ کی سند حاصل ہے بمصداق ع "قبول خاطر و لطف سخن خداداد است"۔ آپ رض کی تصانیف غنیۃ الطالبین، جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر، الیواقیت والحکم، فتوح الغیب، الفیوضات الربانیہ اور آپ رض کے خطبات موسوم بہ الفتح الربانی منظر عام پر آچکے ہیں اور آپ رض کی تالیف منیف "بشائر الخیرات" بھی منظر عام پر آگئی ہے۔

مخفی مباد کہ آپ کے خطبات اور مواعظ کا سلسلہ ۵۲۱ھ تا ۵۶۱ھ یعنی چالیس سال تک جاری رہا۔ کتب سیر و مناقب کی روایات کے لحاظ سے چالیس سے زائد علماء آپ رض کے ارشادات کو سپرد قرطاس کرنے میں مصروف رہے ہیں۔ آپ رض کے فرزند اکبر حضرت ابو عبداللہ عبدالوہاب رض کے ارشاد کے بموجب ہفتہ میں تین بار آپ رض کا خطاب ہوا کرتا تھا۔ اس طرح ہر ماہ میں بارہ ۱۲ اور سال میں ۱۴۴ مرتبہ اپنے ارشادات سے آپ رض خواص و عوام کو فیض یاب فرمایا کرتے تھے۔ اس حساب سے چالیس سال میں پانچ ہزار سات سو مجالس ہوئے۔ "الفتح الربانی" آپ رض کے صرف نو ماہ (یعنی ۳ شوال المکرم ۵۴۵ھ تا آخر رجب المرجب ۵۴۶ھ) کے خطبات پر مشتمل ہے۔ دیگر خطبات تا حال منظر عام پر نہیں آئے۔ البتہ بہجۃ الاسرار، قلائد الجواہر، خلاصۃ المفاخر، فتح المبین، زبدۃ الاسرار، انہار المفاخر، شذرات الذہب، مختصر الروض الزاہر، انوار الناظر، در الجواہر، شمس المفاخر، روضۃ الناظر، تفریح الخاطر، الدر المنظم، در الدادین، فوز المطالب اور اسی طرح کے

دیگر کتب سیر و مناقب میں آپؒ کے بعض ارشادات عالیہ ملتے ہیں۔

میں نے جب "بشائر الخیرات" کو بنظر افادۂ عام طبع کرنے کی ضرورت ظاہر کی تو جناب الحاج میر بہادر علی اقبال (حسابی) صاحب نے جو گلشن بغداد کے پھولوں کو ہمیشہ اپنے دامن میں سمیٹنے بکھیرنے کوشاں رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسروں کی مشام جان بھی ان گلہائے معرفت سے معطر ہو، فوراً لبیک کی صدا بلند کی اور دامے درمے قدمے اس کار خیر میں اخلاص کے ساتھ منہمک ہو گئے، چنانچہ ان ہی کی پرخلوص رفاقت سے اس کتاب کی اتنے کم عرصے میں طباعت ہوئی اور آپ ہی کی نیک نفسی باعثِ نفع رسانی خلائق ہوئی۔

کاتب کا انتخاب، طباعت کا انتظام میری طویل علالت کے باعث مجھ سے ناممکن تھا۔ یوں بھی

؎ ہر کسے را بہر کارے ساختند ؛ میلش اندر قلب او انداختند

(ہر شخص کو ایک خاص کام کیلئے پیدا کیا گیا اور اُس (شخص) کے دل میں اسکا میلان ڈال دیا گیا)

صاحبِ موصوف نے مجھ سے اس رسالہ کا مقدمہ لکھنے کی فرمائش کی ہرچند کہ میں نے معذرت خواہی کی

؎ ہیہات من از کجا و ایں کار کجا ؛ درخورِ منِ ضعیف ایں بار کجا

اوصاف حضور از شمار افزونند ؛ از طاقتِ تحریرِ من زار کجا

(افسوس میں کیا اور میرا کام کیا ... جو مجھ سا ناتوان یہ بار برداشت کر سکے) حضور کے اوصاف شمار کرنے سے بلند ہیں ۔ مجھ جیسے کم سواد کی تحریر میں طاقت کہاں کہ (دسکا احصا) کر سکے

من ہیچ و کم از ہیچ ہم بسیارے ؛ از ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے

(میں ہیچ ہوں بلکہ ہیچ سے بھی کم ۔ اس ہیچمداں سے کوئی کام کیا ہو سکے گا)

بقول حافظ شیرازیؒ صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا ؛ ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

(کام کی درستگی کہاں اور میں رند کہاں ۔ دیکھو تو سہی راہ کا فرق کہاں سے کہاں تک ہے)

محبی میر بہادر علیؔ اقبال صاحب نے تحقیقات و تدقیقات فائقہ کے ساتھ جو تمہید لکھی ہے وہ خود کامل اور مکمل ہونے کے علاوہ حضور غوث پاکؓ سے ان کی والہانہ محبت اور مخلصانہ ادب کی بین دلیل ہے۔ لیکن انھوں نے ظَنُّ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْراً کے تحت میرے متعلق حسنِ ظن قایم کرلیا ہے۔

ہر چند ذلیل و خاکسارم ٭ آخر نہ گیاہ باغ اُدیم
یعنے گرچہ خوردیم نسبتیست بزرگ ٭ ذرۂ آفتاب تابانیم

(ہر چند کہ میں ذلیل و خاکسار ہوں ۔ مگر (اُن ہی کے باغ کی ہریالی ہوں)
(اگرچہ میں چھوٹا ہوں مگر میری نسبت بڑی ہے ۔ اور ایک تابناک آفتاب کا ذرہ ہوں)

بہرحال مجھے اس فرمایش کی باوجود عدم صلاحیت تکمیل کرنی پڑی۔ جو کچھ میں نے لکھا اسی نسبت کا نتیجہ ہے بمصداق۔

از رہگذرِ خاکِ سر کوئے شما بود ٭ ہر نافہ کہ در دست نسیم سحر افتاد
(تمہارے ہی کوچے کی خاکِ راہ تھی ۔ ہر نافہ کہ نسیم سحری کے ہاتھ لگا اور وہ لائی)

بشائر الخیرات کے تتمہ پر میں نے محسن میر بہادر علیؔ اقبالؔ کے لیے دُعاءِ مغفرت کا اضافہ کیا ہے امید کہ قارئینِ کرام بھی اس کا التزام دکھیں گے یہی اخلاص کا حق ہے۔

بمقام:۔ دیوڑھی مولوی سید محمود صاحب قبلہ

(175-7-002) اندرون کمان محمد شکور ٭ سگِ درگاہِ جیلانیؓ

حیدرآباد۔ ۱۰۔ پی (500285)

مرقوم ۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ م ۷ ستمبر ۱۹۸۷ء ٭ ابوالفضل سید محمود قادری

نوٹ:۔ دورانِ طباعت دیگر ناظرین کے لئے جو مضمونِ دل نشین جناب الحاج قاضی شاہ اعظم علی صوفی حسنی الحسینی قادری مدظلہم العالی نے رقم کیا ہے۔ اس کتاب میں بھی شامل کردیا گیا ہے۔

۷۸۶ ۶۹۲

اظہارِ حقیقت

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَفْضَالِہٖ ثُمَّ الصَّلوٰۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ

شگفتہ شد گلِ حمرا و گشت بلبلِ مست

صلائے سرخوشی اے عاشقانِ بادہ پرست

بالفاظِ دیگر درود شریف کی منجملہ اور کتب کے ایک اور کتابِ عظیم کا اضافہ برزمین ہند میں ہوا جو تمام قدیم کتب پر بلا شک و شبہ ہر لحاظ سے تبرک اور شرفِ بزرگیت رکھتی ہے۔ حضور غوثیت مآب رضی کی عنایت سے یہ عظیم ترین تحفۂ درود میرے قریبی دوست الحاج میر بہادر علی اقبال (حسابی) صاحب دامت لطفہم کے مقدر میں آیا جن پر ہم رشک کر سکتے ہیں کیونکہ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ والی بات ہے۔ نگاہ جب لینے والے کی طرف ہو تو بغض و حسد بعض قلوب میں پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب نگاہ دینے والے کی طرف ہو تو جذبہ رشک پیدا ہوتا ہے اس سے دینے اور لینے والے دونوں سے راضی ہو جاتا ہے۔ موصوف نے جس محتاط اور محدود طریقے پر اپنے قریبی رفقاء کو یہ درود عطا کیا یقیناً وہ لائقِ تحسین ہیں لیکن قابلِ صد ہزار تحسین محبِ محترم ذوالمسجد والکرم سید شاہ الحاج ابو الفضل سید محمود قادری دموسوی محمود مدظلہ العالی ہیں جو فیضانِ غوث اعظم کو افاضۂ عام کے لئے بہت ہی خوب اور جاذبِ نظر طبع کروایا۔ آپ کا تبصرہ جسیم الہام پر سیر حاصل بحث ہے اس سے علمی تبحر اور دسترس کا بیّن ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے کھلے دل سے جو حقیقت کا اظہار کیا کہ یہ نسخہ پہلے ہندوستان میں نہیں تھا۔ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اگر موجود ہوتا تو کم از کم خانوادہ قادریہ کے اوراد میں ضرور شامل رہتا مگر ایسا نہیں ہے اور یہ سب سے بڑی دلیل ہے موصوف کے بیان کی صداقت میں۔ نیز ابو الفضل صاحب

نے اس فردوس نظر کتاب کے تبصرے میں اور تنقیح و تبصرہ رسالہ "غوث اعظمؓ" میں مولوی میر بہادر علی اقبال صاحب کا جو اجمالاً تعارف کروایا ہے۔ یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ "ولی را ولی می شناسد" جناب میر بہادر علی اقبال صاحب کا "بشائر خیرات در ہند" کے تحت جو مضمون ہے نہایت ہی غامض پُر معنی و دلچسپ ہے اور طرز ادا بالکل نرالی ہے خصوصاً "سیدی مکین الدین" کے اجمالاً تعارف نے یہ بتادیا کہ لطیفہ تکلف و آورد سے پاک ہے اور ادب کی حلاوت و عشق کے شور نے مرج البحرین کا لطف پیدا کر دیا۔ اس عظیم تحفہ کی عنایت اور طباعت پر دونوں عاشقانِ غوث کو اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں سرخرو رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اُمید ہے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ و سہروردیہ اور دیگر سلاسل درود شریف کی اس بزرگ اور متبرک کتاب کی مداومت میں ہمیشہ باخلاص پابند رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ

خادمِ علم

پیر الحاج سید شاہ اسحٰق نور الدین حسنی الحسینی الجیلانی

المعروف سید شاہ حبیب پاشاہ قادری چشتی مجیبی مخدومی

غفراللہ تعالیٰ عنہ

خانقاہ مخدومیہ۔ حیدرآباد

۱۷ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ



تقدمہ و تبصرہ

از: جلالۃ العلم فضیلت مآب مولانا سیّد حبیب اللہ قادری (رشید پادشاہ) مدّ ظلّہٗ العالی امیر جامعہ نظامیہ

مُبسملاً محمدلاً ۔ مُصلیاً مُسلماً ۔۔ امّا بعد! آخرت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت دیدارِ الٰہی کی ہے، اور دنیا کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ غلامی کی نسبت ہے، کہ آپ کے حلقہ بگوش بنا دیئے جانے سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی بڑائی نہیں ۔ آپ کے جو عظیم احسانات ہم پر ہیں اُن کی جزاء آپ کو ہم تو دے نہیں سکتے اور نہ ہی آپ کے حقوق ہم سے ادا ہو سکتے ہیں، ہاں اگر خود مولیٰ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو جزاء دیدے تو وہ اور بات ہے، اور اسی کی اُس سے التجاء و دُعا ہے ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ ۔

(یا اللہ! تو ایسی رحمتِ کاملہ محمد و آلِ محمد پر نازل فرما جو دائمی ہو اور مقبول ہو تو اُس کے ذریعے ہماری طرف سے آپ کا عظیم حق ادا کردے ۔) یہی وہ دُرود شریف ہے جو تالیفِ دلائل الخیرات کا سبب بنا اور اُسے "صلاۃُ البِرّ" بھی کہتے ہیں ۔

ہر شخص محتاج ہے اور حاجت روائی کا وسیلہ ہے دُرودِ شریف، مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں : ؎

چونکہ ذاتش بود محتاجٌ الیہ ٭ زیں سبب فرمود حق صَلُّوا عَلَیہ

اس طرح تضادِ حاجات دینی و دُنیوی، دونوں کے لئے ذاتِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم محتاجٌ الیہ ٹھیری ۔ آپ پر صلاۃ بھیجنے کا حکم دیتے ہوئے "صَلُّوْا عَلَیْہِ" مولیٰ تعالیٰ فرما دیا ہے ۔ فی الحقیقۃ ساری کائنات تمام امور میں بلکہ خود اپنے وجود میں حضورؐ کی محتاج ہے ۔

جیساکہ دلائل الخیرات کے ایک درود میں وارد ہے: اِنسانِ عین الوجود والسبب فی کُلِّ موجود ہے
تو اصلِ وجود آمدی از نخست ✤ دِگر ہر چہ موجود شد فرعِ تست
خلقت میں اوّلیت حضور کے نُور کو حاصل ہے۔ "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ"۔
ڈاکٹر اقبال مرحوم کے شعر میں صرف دینی امور کا تذکرہ ہے اور اُن بے دینوں کی تردید جو اس وسیلۂ عظمیٰ کے بغیر حق رسی کی اُمید رکھتے ہیں، فرمایا:
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست ✤ اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است
مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ دین ہو کہ دنیا کوئی بھی چیز اس آستانہ تک رسائی کے بغیر دستیاب نہیں ہو سکتی جیساکہ مولانائے روم کے شعر میں لفظ محتاج الیہ کا عموم اس پر دال ہے
خاکِ سرِ کوئے تو ایں طرفہ اثر دارد ✤ ہم صندلِ دردِ سر ہم سرمۂ بینائی
ابن عربیؒ نے فرمایا کہ: حضور پر صلوٰۃ بھیجنے کا فائدہ خود اسی کی طرف پلٹتا ہے، جو آپ پر درود بھیجتا ہے، کیونکہ اس سے عقیدے کی وضاحت، نیت کا خلوص، محبت کا اظہار، اور واسطۂ کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت و احترام کا ثبوت ملتا ہے۔
(فتح الباری شرح صحیح البخاری)
علامہ حلیمیؒ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا مقصد تقرب الی اللہ ہے اور حکم الٰہی بجالانا، نیز حضور کا جو حق ہم پر ہے اُسے ادا کرنا ہے۔ عزّالدین بن عبدالسلام نے لکھا ہے کہ حضور پر ہمارا صلوٰۃ بھیجنا ہماری طرف سے کوئی شفاعت و سفارش آپ کے واسطے نہیں، کیونکہ ہم جیسے آپ جیسے کے لئے سفارش نہیں کر سکتے، مگر اللہ تعالےٰ نے ہمیں مامور فرمایا ہے کہ اپنے محسن کا بدلہ چکائیں اور ہم ہیں یہاں اس سے عاجز اس لئے مکافاتِ احسان کے سلسلے میں حضور کے واسطے صرف دعا کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

کو اس کا علم تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکافاتِ احسان سے ہم جب عاجز ہیں۔ تو اپنے ارشاد سے آپ پر درود بھیجنے کی اس نے رہنمائی فرمادی۔ سب سے بڑی خوش قسمتی اس ہدایت پر عمل کرکے درود پڑھنے کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ موافقت کی توفیق درود پڑھنے والے کو مل گئی اور وہ ملائکہ مقربین کے زمرہ میں داخل ہو گیا، جیسا کہ فرمایا۔ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔"

درود شریف پڑھنے کی غرض وغایت اس قدر سمجھ میں آجانے کے بعد اب اس کا حکم شرعی معلوم کیجئے، اسکے بعد وحی کی روشنی میں فضائل درود کا اختصار بصیرت افروز ہو جائے گا۔ اس تمہید و تذکرہ کے بعد تبصرہ ہوگا۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے الہامی درود کے مجموعے کی ضرورت وافادیت اور طباعت واشاعت پر۔

آیت کریمہ میں "صَلُّوْا" کا صیغہ امر وحکم کا ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے۔ یا ندب واستحباب کے لیے۔ پھر یہ صلاۃ و درود فرض عین ہے یا فرض کفایہ، اور جب کبھی حضور کا نامِ نامی لیا جائے تو بار بار درود پڑھا جائے یا ایک بار پڑھ لینا کافی ہے۔ درِ مختار میں ہے کہ عمر بھر میں ایک بار درود پڑھنا فرض ہے۔ شعبان ۲ ہجری میں اس کا حکم دیا گیا۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ "کامل بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر صلاۃ نہ بھیجے۔"

اور اسی لئے حکم شرعی یہ ہے کہ جب کبھی حضور کا نامِ نامی لیا جائے ذاکر وسامع دونوں پر درود پڑھنا واجب ہے، اگرچہ کہ مجلس ایک ہو، اور یہی اصح یعنی صحیح تر قول ہے۔ مجلس میں اگر ذکر شریف آئے تو بعض فقہاء وجوب کفایہ کے قائل ہیں کہ حاضرین مجلس میں سے بعض اگر درود پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔ قاعدہ اخیرہ کے

اندر درود پڑھنا امام شافعیؒ کے پاس فرض ہے، اور جمہور علماء کے پاس سنّت، اور یہی احناف کا مسلک ہے۔ درِّ مختار میں ہے کہ اوقاتِ امکان میں یعنی جہاں کوئی مانع نہ ہو درود پڑھنا مستحب ہے۔ شرح الفاسی علیٰ دلائل الخیرات کے حوالے سے علامہ شامیؒ نے رَدُّ المختار میں لکھا ہے" علماء نے صراحت کی ہے کہ چند مواضع ایسے ہیں جن میں درود پڑھنا مستحب ہے: بروزِ جمعہ اور شبِ جمعہ (ہفتہ، اتوار اور پنجشنبہ کا اضافہ بھی بعض نے کیا ہے) صبح و شام مسجد میں داخل ہوتے اور اُس سے باہر نکلتے وقت، زیارتِ قبر النبی کے وقت، صفا و مَروہ کے پاس، خطبۂ جمعہ وغیرہ میں، مؤذن کا جواب دینے کے بعد اقامت کہتے وقت، ادعا کی ابتداء و انتہا اور درمیان میں، دعاءِ قنوت کے بعد، تلبیہ سے فارغ ہونے کے وقت، اجتماع اور افتراق کے وقت یعنی جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں یا علیحدہ ہوں، وضو کے وقت، طنینِ اُذن یعنی کان میں سیٹی کی سی آواز آتے وقت، کوئی چیز بھول جانے کے وقت، وعظ کے وقت، نشرِ علوم کے وقت، حدیث پڑھنا شروع کرتے وقت اور آخر میں، سوال اور فتویٰ لکھتے وقت، ہر مصنف کے لئے اور پڑھنے پڑھانے والے کے لیے، خطبہ دینے والے کے لیے، منگنی کرنے والے کے لئے، شادی کرنے والے کے لیے، شادی کروانے والے کے لئے، رسائل میں اور تمام اہم امور کے سامنے، حضور کے اسمِ سامی کا ذکر کرے یا سنے یا لکھے (اُن لوگوں کے پاس جو اس کے وجوب کے قائل نہیں ہیں مگر یہ بھی مستحب ہونے کے قائل ضرور ہیں! امام کرخیؒ اس کے قائل ہیں مگر امام طحاویؒ وجوب کے قائل ہیں اور اصح قول انہی کا ہے جیسا کہ اوپر گذرا)۔ بعض مواقع ایسے بھی ہیں جن میں درود پڑھنا مکروہ ہے۔

مقتضائے نبوت یہ معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا جائے کیونکہ یہ محبت

کی دلیل ہے۔ "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ" امام ترمذی نے حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ، سے روایت کی ہے کہ "انھوں نے کہا یا رسول اللہ، میں آپ پر کثرت سے صلاۃ بھیجتا ہوں، اپنی صلاۃ یعنی دعاء میں سے جو اپنی ذات کے لئے ہو آپ کے لئے کتنا حصہ مقرر کردوں؟ فرمایا: تم جو چاہو" میں نے کہا: چوتھا حصہ؟ فرمایا: تم جو چاہو، اور اگر اس میں اضافہ کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: آدھا؟ فرمایا: تم جو چاہو، اور اگر اضافہ کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: دو تہائی؟ فرمایا: تم جو چاہو، اور اگر اضافہ کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: میں آپ کے لئے اپنی پوری صلاۃ دوعاء مقرر کردوں؟ فرمایا: ایسی صورت میں تمہاری کفایت کی جائے گی، تمہارے ارادے میں، اور تمہارے گناہ میٹ دیئے جائینگے۔"

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر اپنے لئے کچھ دعا نہ بھی کرے اور پورا وقت حضور پر صلاۃ بھیجنے میں گزار دے تو کفایت کی جاتی ہے اور بے مانگے مقصد بر آتے ہیں، اور گناہ نہ صرف معاف ہو جاتے ہیں بلکہ نامۂ اعمال سے میٹ دیئے جاتے ہیں۔ ذکرِ الٰہی کے تعلق سے بھی حدیثِ قدسی میں ایسا ہی وارد ہے، فرمایا: مَنْ شَغَلَہٗ ذِکْرِیْ عَنْ مَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ۔ "(جس کسی کو میرا ذکر مجھ سے مانگنے اور دعا کرنے سے روک دے تو میں اُس کو بہتر اُس سے دوں گا جو مانگنے والے کو دیتا ہوں) صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ملتی ہے کہ "جو کوئی مجھ پر ایک بار صلاۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر دس صلاۃ بھیجتا ہے۔" مسند امام احمد بن حنبل میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی یہ روایت مروی ہے کہ "جو کوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک بار صلاۃ بھیجے تو

اُس پر اللہ اور اُس کے فرشتے ستر (۷۰) بار صلاۃ بھیجتے ہیں۔" ہو سکتا ہے کہ یہ غیر معمولی فضیلت جمعہ کے دن کے ساتھ خاص ہو، کیونکہ روایت میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن کے اعمال (۷۰) گنا ہو جاتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ حج اکبر (جو جمعہ کے دن ہوتا ہے) ستر حج کے برابر ہوتا ہے۔ دُرِّ مختار میں حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بحوالہ اصبہانی وغیرہ نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی مجھ پر ایک بار صلاۃ بھیجے اور وہ اُس سے قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اَسی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" یعنے کراماً کاتبین کی تحریر نامۂ اعمال سے محو کر دی جاتی ہے۔ وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا!

بشائر الخیرات کاش پہلے مجھے مل جاتی کہ میں اسے پہلے سے اپنے اَوراد میں شامل کر لیتا، مَیں جہاں تک سمجھتا ہوں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے الہامی دُرود کا یہ مجموعہ ہند و پاکستان میں پہلے موجود نہ تھا ورنہ کم از کم سلسلہ عالیہ قادریہ کے وابستگان کے اَوراد و وظائف میں ضرور اسے شامل کر لیا جاتا! اللہ تعالیٰ ابو الفضل صاحب کو دین کی خدمت کے لئے دیر پا سلامت با کرامت رکھے! کبر سنی اور طویل علالت کے باوجود "بشائر الخیرات" کی طباعت کے سلسلے میں بڑی دلچسپی لی، اس کا مقدمہ بھی تحریر فرمایا جو بڑا جامع ہے، مجھ سے بھی فرمائش کی کہ اس پر تبصرہ لکھوں، اپنی خرابیِ صحت اور گوناگوں مصروفیات کے باوصف تعمیلِ حکم میں سرِ تسلیم خم کر دینا پڑا خصوصاً جبکہ اس خدمت میں خود کتاب کے نام سے خیر کی بشارت مل رہی ہے۔

محترم بھائی ابو الفضل صاحب کے مقدمے سے علم ہوا کہ دُرود شریف کی سب سے

عظیم و متبرک کتاب الحاج مولوی میر سید بہادر علی اقبال صاحب (حسابی) انجینیئر کے مقدر میں آپکے برادر خورد الحاج میر محی الدین علی صاحب عرف مقبول پاشاہ سیول انجینئر کے ذریعہ مکہ شریف سے آئی۔ موصوف کا یہ احسان ہے کہ انھوں نے ابوالفضل صاحب کو "بشائر الخیرات" کی طباعت کی اجازت دی اور ہر لحاظ سے پُرخلوص تعاون کیا ورنہ شاید یہ کتاب طبع نہ ہوتی۔ آپ کے ان ہی "خیرات" پر بے شمار "بشائر" ہیں جس کے لئے آپ قابل مبارکباد ہیں۔

میں نے اصل کتاب کے عربی متن کے پروفس ریڈنگ کر کے کرکشن کر دیا ہے۔ اس کی صحت پر شک نہیں کیا جاسکتا۔ کتابت نہایت عمدہ کروائی گئی ہے۔ خط بہت دیدہ زیب ہے، اور پوری کتاب انتہائی خوبصورت طریقے پر مرصّع و مزین کی گئی ہے۔

بشائر الخیرات کی طباعت کے بعد اب مرحلہ اُس کے نشر و اشاعت کا ہے۔ تمام اصحابِ سلاسل خصوصاً سلسلۂ عالیہ قادریہ کے وابستگان سے میری پُرخلوص درخواست ہے کہ وہ ضرور اس الہامی دُرود کو پھیلائیں اور اپنے روزمرّہ کے وظائف و اوراد میں اسے شامل کریں پھر قدرت کا تماشہ دیکھیں، اس کی پڑھائی کے لئے صرف پانچ سات منٹ درکار ہیں۔

سُبحان اللہ! صلوات و دُرود اللہ تعالیٰ کے الہام سے ملیں اور ان کی فضیلت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ ان میں بے شمار فضیلتیں ہیں۔

بشائر الخیرات" کے فضائل میں اس سے بڑھ کر اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ مقدمہ کے آخر میں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی ہے صلاۃ المصلین، قرآن و ورد الذاکرین، موعظۃ المتقین وسیلۃ المتوسلین اور یہی ہے، صلاۃ القرآن العظیم۔

"بشائر الخیرات" کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ہر ایک دُرود میں نبی الاُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صفاتِ بَشِیر مُبَشِّر کے ساتھ مناسب آیتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی لیے ان دُرودوں کی تعبیر میں الصلاۃ القرآن العظیم کے الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں اور ہر ایک دُرود میں بشارت کے مستحقین کی صراحت فرمادی گئی ہے مثلاً مُبَشِّر للمومنین، مُبَشِّر للذاکرین، مُبَشِّر للعالمین، مُبَشِّر للاوابین، مُبَشِّر للتوابین..... یہی بشارات اور کتاب کے ہر دُرود میں بَشیر و مُبَشِّر پر صلوات "بشائر الخیرات" کی وجہ تسمیہ ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ "بشائر الخیرات" کو خوب پھیلائے۔ اس کا فیض عام ہو، اور مولیٰ تعالےٰ اپنے تقرّب سے قارئین کو نوازے اور حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ایسا فضل و کرم ان کے شامل حال فرمادے، جو اس کی تالیف کے وقت حضرت سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے پیش نظر تھا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللہِ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

ننگِ اسلاف

سیّد حبیب اللہ قادری (رشید پادشاہ)

امیر جامعہ نظامیہ

شرح دستخط

۲۴ ر ستمبر ۱۹۸۷ عیسوی

شاہ گنج، حیدرآباد۔ آندھراپردیش

۲۹ ر محرم الحرام ۱۴۰۸ ہجری

بروز پنجشنبہ

حَامِداً وَّمُصَلِّیاً

"حمد" کا لفظ اللہ تعالیٰ کی تعریف کے لئے خاص ہے جو قادرِ مطلق، خالقِ کل، فاطر السمٰوات والارض اور معبودِ حقیقی ہے لیکن رب العٰلمین نے اپنے حبیب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جس نام گرامی "محمد" کا انتخاب فرمایا ہے وہ خود "حمد یحمد تحمیداً" کے باب تفعیل کا اسم مفعول ہے جس کا معنی ہیں "سب سے زیادہ تعریف کیا ہوا" مفسرین کرام فرماتے ہیں حضور کا نام "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے رکھا گیا کہ لِمَا حَمِدَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ. پہلے آئے ہوؤں نے بھی رسول کی تعریف کو اپنا معمول بنا لیا تھا اور آئندہ آنے والے بھی قیامت تک آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہیں گے بلکہ ؎

فقط اتنی غرض ہے انعقادِ بزمِ محشر سے ؎ کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آگے یوم میثاق میں جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام اجمعین سے نبی آخر الزماں کی تصدیق و توصیف اور نصرت و حمایت کا عہد و پیمان لیا تھا. اللہ کے خلیلؑ نے اسی لئے تو حضور کی رونق افروزی کے لئے دعا مانگی تھی. حضرت عیسیٰؑ نے آپ ہی کی تشریف آوری کی نوید جاں افزا سنائی تھی. ہر نبی آپؐ کی مدح و ثنا کا خطیب ہر رسول آپؐ کی عظمت کا نقیب اور ہر پیغمبر آپؐ کی محبت سے خوش نصیب ہے ؎

ندانم آں گلِ خنداں چہ رنگ و بو دارد ؎ کہ مرغِ ہر چمنے آرزوئے او دارد

حمد بمعنی تعریف خدا اور اسم پاک "محمدؐ" مشتق بہ حمد کے حسن اتفاق پر صفی اورنگ آبادی نے بڑے محتاط انداز میں اس اظہار خیال کی ہمت کی ہے ؎

بولوں کس منہ سے قرآں کا منہ ہے ورنہ ؎ حمد کا لفظ تو ہوناتھا "محمدؐ" کیلئے

تمام آسمانی کتابیں بھی مدح نبوی کا جامع مجموعہ تھیں۔ اور اگر ایمانی نظر اور محبتِ رسولؐ کی نگاہوں سے قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت حضور کی مدح و ثنا کا ایک خوش رنگ و خوشنما پھول اور پورا قرآن توصیفِ رسولؐ کی مہک سے معطر نعت شریف کے گل ہائے رنگارنگ کا ایک حسین و جمیل گلدستہ ہے۔ بسم اللہ کی "باء" سے والناس کی "س" تک بس آپؐ کی مدحت ہے اور باقی آپؐ ہی کی شان مصطفائی کی وحدت ہے۔ آیت "قد جاء کم من اللہ نور" اور حدیث "انا من نور اللہ وکل شیٔ من نوری" کی جلوت ہے۔ گویا ایک ایک لفظ، حرف بلکہ اعراب کے ذریعہ آپ ہی کی قصیدہ خوانی کا اہتمام اور تزئین فرمائی گئی ہے۔

قرآنی ارشاد (وان تعد وا نعمت اللہ لا تحصوھا : اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے) خدائے قدوس نے انسان کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے۔ جس کا قرآن میں جا بجا تذکرہ ہے مگر کسی نعمت کا ذکر اللہ نے احسان جتا کر نہیں فرمایا مگر آیت (لقد منّ اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا) میں صرف اور صرف ایک ہی ایسی نعمت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے احسان کے ساتھ ذکر فرما کر اپنا احسان جتایا بھی ہے اور وہ احسانِ عظیم حضور سید الانبیاء سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی بعثت ہے۔ حدیث قدسی "لولاک لما خلقت الافلاک" شاہد ہے کہ آپ ہی اللہ کی سب سے بڑی نعمت بلکہ جانِ نعمت ہیں۔ خاکدان گیتی میں جو کچھ بہار آئی آپ ہی کے دم قدم سے۔ آپ ہی جانِ رحمت اور جانِ

بہار ہیں جس کے جلووں سے عارضِ سحر کو حسن تابانی ملی غنچوں کو تبسم پھولوں کو سوغات تکلم اور آبشاروں کو نغمہ و ترنم ملا۔ چاند کو چاندنی سورج کو کرن ملی تو لہروں کو بیقراری اور موجوں کو بانکپن ملا۔ المختصر زندگی بھی آپ ہی کا عطیہ اور بندگی بھی آپ ہی کا صدقہ ہے۔ کسی کے احسان کا بدلہ یا جواب احسان ہی کے ذریعہ ادا کرنے کا سلیقہ قرآن نے (هل جزاء الاحسان الا الاحسان) کے ارشاد سے سکھایا۔ رب تعالی کا احسان حضورؐ شافع یوم النشور پر اور آپ کا احسان سب پر ہے اس طرح حضورؐ سارے عالم کے محسن ہیں (واللہ یعطی وانما انا قاسم) کے فرمانِ نبویؐ سے خدا حضورؐ کو عطا فرماتا ہے اور حضورؐ خدائی کو عطا فرماتے ہیں۔ حضور خدا کے محتاج تو خدائی حضورؐ کی محتاج ہوئی اس لیئے ہمارے حضورؐ پر خدا کے سوا کسی کا احسان نہیں۔ ہماری کیا بساط ہو سکتی ہے کہ ہم خدا یا رسول خداؐ کے کسی احسان کا بدلہ چکا سکیں البتہ اظہار تشکر اختیار کر سکتے ہیں وہ اسطرح کہ معطی کا شکر اور نعمت کا ذکر جتنا زیادہ ہو ہر آن اور ہر لمحہ کرتے رہیں۔ سورۂ احزاب کی آیت (ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) میں اسی مقصد کی تکمیل کا قرینہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس آیت شریفہ میں "یُصَلُّوْنَ" فعل مضارع کا صیغہ ہے جو ہمیشگی و استمرار کی دلیل ہے جس سے حکم ربانی واضح ہو گیا کہ جسطرح اللہ تعالی اور اس کے فرشتے حضور پر ہمیشہ لگاتار صلوۃ بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اسی طرح ہمیشہ درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہو اور اسطرح حضور کی تعظیم و تکریم تم سے ہمیشہ ہوتی رہے۔ حضرت آدمؑ کی تعظیم و تکریم کیلئے اللہ تبارک و تعالی نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ میرے صفی کو سجدہ تعظیم کرو۔ یہ تعظیم و تکریم صرف اسی ایک وقت کیلئے تھی ہمیشہ سجدہ کرتے رہنے کا حکم نہ تھا لیکن حضورؐ کی تعظیم و تکریم کے لیئے کسی خاص وقت یا ساعت کیلئے مختص و محدود نہیں فرمایا گیا بلکہ اسکو دائمیت عطا فرمادی۔

رب العزت کی ذات مطلق اور اسکی جملہ صفات سب کے سب ازلی ابدی اور دائمی ہیں جو کائنات کی

تخلیق سے قبل جسطرح موجود تھیں آج بھی ویسی ہی ہیں اور دنیا و مافیہا کے فنا ہو جانے کے بعد بھی ہمیشہ کے لئے باقی رہیں گے. جس سے یہ حقیقت خود بخود روشن ہو جاتی ہے. رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پر تخلیق کائنات سے قبل بھی صلوٰۃ بھیجتا رہا ہے اور (کل من علیہا فان) کی پذیرائی کے بعد بھی صلوٰۃ بھیجتا رہے گا. گویا بالفاظ دیگر خدا کا ذکر کرنے والی ہر مخلوق فنا ہو جائے گی لیکن ذات پروردگار جسطرح ہمیشہ باقی ہے رسول پر صلوٰۃ بھی اس کے ساتھ ہمیشہ باقی ہے.

پھر لطف یہ کہ قرآن نے نماز، روزہ، حج، ایمان وغیرہ کے جا بجا احکام سنائے لیکن کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں اور ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانو! تم بھی کرو. صرف درود پاک ہی کو یہ شرف خصوصیت و استثنا حاصل ہے. ہم اپنی قسمت کی یاوری پر جتنا بھی شاداں ہیں نصیب کی بلندی پر جتنا بھی فرحاں اور بخت کی ارجمندی پر جتنا بھی نازاں ہوں کم ہے کہ درود شریف جیسے ذکر رسول میں ہمارے ساتھ سارے ملائکہ ہی نہیں بلکہ خدائے وحدہٗ لاشریک بھی شریک ہے. علمائے کرام نے "اللّٰھم صلی علیٰ محمد" کے معنیٰ یہ بیان کئے ہیں کہ "یا رب محمد مصطفیٰ ﷺ کو عظمت عطا فرمایا" جس سے حضور کی تعظیم و تکریم ہی مقصود ہوتی. لیکن رحمت الٰہی کا حضور پر نزول ہماری دعا پر موقوف نہیں. ہمارا درود پڑھنا آپ سے بھیک مانگنے کے بطور ہے جیسے کوئی فقیر کسی داتا کے جان و مال کی خیر مانگ کر بھیک مانگتا ہے. ہم بھی حضور کی اور آپ کی آل پاک کی خیر اور بھیک مانگتے ہیں.

انسان اور فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ کے معنی مطلق دعا ہے لیکن خدا کی طرف سے نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ کے معنی ہیں مسلسل رحمت کا نازل فرمانا. مگر جسطرح خدائے عزوجل ہماری عبادت سے مستغنی ہے اسی طرح حضور ﷺ کو ہمارے درود و سلام کی ضرورت نہیں. بلکہ ہماری عبادات و دعا کی قبولیت کیلئے اور خدا اور رسولِ خدا کا قرب خاص حاصل کرنے کیلئے ہم درود و سلام پڑھنے کے محتاج ہیں. (وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا: اور سلام بھیجو جیسا کہ بھیجنے کا حق ہے) کے ارشاد سے واضح ہے اے مومنو تم پر میرے حبیب اکرم ﷺ کا بہت ہی زیادہ حق ہے کیونکہ انھیں کے وسیلے سے تمہیں اسلام ملا، ایمان ملا، قرآن ملا، اور اللہ تعالیٰ ملا. نیز تم ان کی شفاعت

کے زیادہ محتاج ہو ورنہ میرے حبیب تمہارے صلوٰۃ وسلام سے مستغنی ہیں ؎

اگر کچھ کام آیا تو درود آیا سلام آیا ٭ عمل کام آیا محشر میں نہ تقویٰ اپنا کام آیا

یہ سودا نقد گھر بیٹھے ہمیں کیا سستے دام آیا ٭ درود ایسا وسیلہ ہے کہ ہر مقصد بر آجائے

احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف الفاظ میں متعدد درود وسلام کے صیغے مروی ہیں امام سخاوی رح نے "القول البدیع" میں درود شریف کے چالیس صیغے لکھے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ درود وسلام کے جو صیغے مستند کتابوں میں درج ہیں وہ سب شریعت حقہ قرآن و حدیث کے عین مطابق ہیں۔ ان بزرگانِ دین سے منسوب درود وسلام یا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب یا بیداری میں زیارت کے وقت ارشاد فرمائے ہیں یا ان صاحبِ کمال بزرگوں نے ذوق وشوق قلبی سے درود وسلام کے کلمات تالیف کیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بوقتِ زیارت پیش کیے تو حضور نے بکمال مسرت پسند فرماتے ہوئے ان کو حسنِ قبولیت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ، بی بی فاطمۃ الزہرہ، امام زین العابدین، ابنِ عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے درود شریف الگ الگ ہیں۔ امام حسن بصری، امام شافعی، شیخ شہاب الدین سہروردی، سید احمد کبیر رفاعی، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، سلیمان جزولی اور امام غزالی وغیرہ رحمہم اللہ علمائے شریعت و پیرانِ طریقت کے درود وسلام جدا جدا مرقوم ہیں۔ اسی طرح معدن الجود والکرم منبع العلم والحکم سیدی فی الکونین، سندی فی الدارین، جدی فی الثقلین غوث الاعظم رض سے منسوب بھی درود وسلام جداگانہ مستند کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً علامہ امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رح کی تالیف "افضل الصلوٰۃ علی سید السادات" میں "صلوٰۃ الکبریٰ" کے نام سے ایک درود شریف حضور غوث اعظم رض سے منسوب موجود ہے۔

دنیا بھر میں درود شریف کا جو سب سے معروف و مقبول مجموعہ آج عاشقانِ رسول کے روزمرہ وظائف میں بالالتزام شامل ہے وہ حضرت سلیمان جزولی رح کی "دلائل الخیرات" ہے۔ میرے ایک

مخلص صادق مولوی الحاج میر بہادر علی صاحب صبابی اقبال اسسٹنٹ انجینئر تعمیرات زاد توددہٗ جنہوں نے بہت عرصہ پہلے دلائل الخیرات کی مجھ سے بھی اجازت حاصل فرمائی تھی۔ ایک روز حضور غوث الثقلینؓ کا مرتبہ درود کا مجموعہ موسوم بہ "بشائر الخیرات" نہ صرف دکھلایا بلکہ از راہِ محبت اس کا ایک زیراکس نسخہ بھی مجھے عنایت فرمایا۔ جس کو پڑھنے کے بعد کی کیفیت کے اظہار کیلئے الفاظ نہیں۔ عجب بے نظیر و نادر نسخہ کیمیا آیت قرآنی میں موجود ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتوں اور عظمتوں کا ذکر پھر اس پر بیحد عمدہ درود شریف کے ذریعہ ہر بشارت کا خیر مقدم جابجا جس انداز میں فرمایا گیا ہے۔ غلامانِ سلسلۂ قادریہ کے لئے شراب دو آتشہ سے کم نہیں۔ ذکر رسولؐ کی شرابِ طہور قرآنی آیات سے مزین صراحی میں ہو اور حلقوم غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے نکلے الہامی کلمات درود سے آراستہ جام و ساغر سے پینے کی سعادت ملے تو پھر اس سے زیادہ خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے۔ ایسی ساقی گری کی سعادت اور اس عظیم نعمت کو پہلی مرتبہ ہندوستان بھر میں لٹانے اور تقسیم کرنے کی عزت الحاج مولوی میر بہادر علی صاحب صبابی کے حصہ میں آئی ہے جو خود عاشقِ رسولؐ و شیدائے غوثؓ ہیں کیوں نہ ہو تقسیم کرنے والے بزرگ کے فرزند بلند اقبال جو ہیں۔ اسم بامسمیٰ کتاب زیر نظر کے وسیلے بشارتوں کی خیرات مل رہی تو کون ہوگا جو اس کو اپنی آنکھوں سے نہ لگائے گا اور دل و جان سے قدر کر کے اپنے وظیفہ میں شامل نہ کریگا۔ یہ جان کر بیحد مسرت ہوئی کہ برادر محترم الحاج مولوی ابوالفضل سید محمود قادری صاحب عمت فیوضہٗ نے بہ نفسِ نفیس نہ صرف اسکا اردو ترجمہ فرمایا بلکہ اسکی طباعت و اشاعت کا ارادہ بھی فرمالیا جو ایک ہزار نسخوں کی حد تک تھا۔ لیکن الحاج شاہ محمد اکرام الدین صاحب تاجی بیدری ثم نظام آبادی و محمد الیاس حاجی ادریس، بھائی صاحب ہاشمانی نظام آبادی نے مزید ایک ہزار نسخوں کیلئے اپنی جانب سے پیشکش کیا۔ اس کے دو روز بعد ہی صاحبزادہ خواجہ میر واصف علیخان صاحب قادری و نقشبندی المعروف بہ حسن پاشاہ (بکرام) جو ماشاء اللہ صاحبزادہ خواجہ

میر لطیف علیخاں صاحب مرحوم خلیفۂ مجاز محدثِ دکن ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ صاحب قادری نقشبندی نوراللہ مرقدہ کے چشم و چراغ ہیں موصوف نے مزید نصف ہزار کاپیوں کی طباعت کا ذمہ اپنے سر لیا۔ عام طور پر اشاعتِ اوّل کے کئی دن بعد دوبارہ طباعت زیرِ غور ہوتی ہے لیکن یہ "بشائر" کی کرامات سے کیا کم ہیں کہ ابھی کتاب زیرِ طباعت ہی ہے اور نسخوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ میں مولوی میر بہادر علی صاحب اور جملہ ناشرین صاحبان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے عظیم خوش بختیوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔

جب اس شاہکار کارنامہ پر اپنے ناچیز تبصرہ کے لئے مجھ سے خواہش فرمائی گئی تو خیال آیا یہ عاصی پر معاصی کی کیا مجال و ہمت ہو سکتی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں تاجدار ولایت کے ارشادات پر کچھ تبصرہ کروں صرف اس یقین کیساتھ قلم اٹھانے کی جرأت کی کہ شاید اسکا کوئی بھی ایک لفظ غوثیت مآبؓ کے وسیلے رسالت مآبؐ میں حسنِ قبول حاصل کرنے تو مجھے نجاتِ دارین حاصل ہو جائیگی ورنہ ؎

نسبت خود بہ سگت کردم و من منفعلم ؎ زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی ست

البتہ یہ سطور اسلئے قابلِ قدر ہو جائیں گے کہ ؎

ما ان مدحت محمداً بمقالتی ؎ لکن مدحت مقالتی بمحمدٍ

اس مقدس تحفہ کو شائقین کے ہاتھوں تک پہنچانے کیلئے جن جن حضرات نے اپنا اپنا حق و حصہ ادا فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب کو اور انکے ساتھ اس فقیرِ حقیر کو اسکے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے آمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا خیر الانام و علی آلہ الکرام و اصحابہ العظام وعلیہ خیر الختام۔ فقط

تصوف منزل عقب ہائیکورٹ
حیدرآباد۔ آندھرا پردیش
۹ ربیع المنور ۱۴۰۸ھ م ۲ نومبر ۱۹۸۷ء
بروز دوشنبہ

سگِ سگانِ درِ غوث اعظمؓ
الحاج قاضی سید شاہ صوفی اعظم علی حسنی الحسینی قادری عفی عنہٗ

هو القادر

قال غوث الاعظم کلامی حق و انا علی الحق

بشائر الخیرات

عبد القادر

(فی الصلاة علی صاحب الآیات البینات)

المسماۃ بالصلاۃ الحسینیہ

للقطب الربانی الهیکل الصمدانی المحبوب السبحانی القندیل النورانی

صاحب الاشارات والمعانی سیدی الشیخ عبد القادر

حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحفۂ خاص الخاص بلطف و عنایت

گلچین گلستان معرفت شناور دریائے حقیقت، دانائے راہِ طریقت آشنائے جادہ شریعت

صاحبِ ذوق و حال الحاج صوفی میر بہادر علی اقبال (حسابی) حب لطفہ ضاد امت

اسسٹنٹ انجینیر محکمہ تعمیرات عامہ امکنہ و شوارع حکومت آندھرا پردیش

پُرخلوص پیشکش بطباعتِ دلکش

الحاج شاہ محمد اکرام الدین تاجی بیدری ثم نظام آبادی

و

محمد الیاس حاجی ادریس بھائی ہاشمانی نظام آبادی

صلائے عام: ہماری یہ تمنا ہے کہ ہر صاحبِ نصاب اس کتابِ مستطاب کی طباعت کا اہتمام کریں تاکہ ہر گھر میں یہ پڑھی جاتی رہے۔

(کاپی نویسی محمد ضمیر الدین نظامی محفوظ رقم سنہ ۱۴۰۸ھ)

بشائر الخیرات — اشاعت : بار اوّل

تعداد اشاعت : ایک ہزار

فن : درود (ادعیہ)

کتابت : محمد سبحان خاں نظامی و محمد ضمیر الدین الحذری نظامی

سنہ اشاعت : ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۹۸۷ء

طباعت : اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد اے پی

ہدیۂ کتاب : (Rs. 11/=) گیارہ روپے سکۂ ہند (اندرون ملک)

۲ ڈالر (بیرون ملک)

ملنے کے پتے

500265

۱۔ دیوڑھی حضرت مولوی سیّد محمود صاحب قبلہ (20-7-175) اندرون کمان محمد شکور حیدرآباد اے پی

۲۔ خانقاہ مخدومیہ (20-7-582) کوچۂ غلام دستگیر نزد دیوڑھی اقبال الدولہ حیدرآباد

فون نمبر (522338) 500265، اے پی۔

- اُردو ہال حمایت نگر • حُسامی بُک ڈپو چارکمان • حیدر اینڈ سنس چارکمان حیدرآباد
- مینار بک ڈپو چارمینار و چارکمان • اسٹوڈنٹس بک ڈپو چارمینار • جامعہ نظامیہ حیدرآباد۔
- نشاۃ ثانیہ معظم جاہی مارکٹ • حبیب اینڈ کو گنٹلمنڈی نامپلی اسٹیشن روڈ حیدرآباد

حسن پاشاہ (لکچرار) مکان نمبر 167-4-21 حسینی علم روڈ حیدرآباد اے پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طریقہ و آدابِ تلاوت بشائر الخیرات

اس درود شریف کی تلاوت کرنے سے قبل پہلی مرتبہ غسل کریں، عطر لگائیں، بخور جلائیں اور ایک بار فاتحہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کریں۔

بعدہٗ ذیل کے طریقے پر روزانہ گیارہ مرتبہ گیارہ یوم تلاوت کریں۔ پھر یومیہ ایک بار اس کی تلاوت علی الدوام مقرر کرلیں۔

کمالِ ادب اور تضرع و زاری کے ساتھ بحضوریِ قلب توجہ کامل کریں اور تلاوت سے قبل یہ نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَوَیْتُ بِصَلٰوتِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِکَ وَتَعْظِیْمًا لِنَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ بِفَضْلِکَ وَاِحْسَانِکَ وَاَزِلْ حِجَابَ الْغَفْلَۃِ عَنْ قَلْبِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ (۱ مرتبہ)

پھر سورہ فاتحہ ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک مرتبہ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ اور درود شریف گیارہ مرتبہ مع بسم اللہ پڑھیں اور اس کا ہدیہ حضور پرنور آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور سیدی محی الدین سلطان میراں محی الدین شیخ عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانی سلام اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرنے کے بعد تلاوتِ بشائر الخیرات شروع کریں یا پھر جیسی بھی ہدایت نصیب ہو عمل کریں۔

الداعی الی الخیر

بندہ اکمل الرجال داشمس لایزال

۹ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ روز جمعہ

مہیر سہاور علی اقبال حسابی غفر اللہ تعالیٰ عنہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو ترجمہ

فضائلِ بشائر الخیرات

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہم کو دولتِ ایمان سے سرفراز فرماکر ہم پر احسان کیا اور ہر وقت و ہر زماں درود و سلام سرورِ دو جہاں آپؐ کی آلؓ اور اصحابؓ پر۔

(امابعد) شیخ الامت امام الائمہ سید النجباء قطب الاقطاب غوث اعظم ملاذ اکرم سید عبدالقادر جیلانیؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے اپنے بعض اخوان فی دین اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ مجھ سے یہ درود لے لو جسے میں نے بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ سے پایا ہے۔ میں نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور ارادہ کیا آپ سے اس کی فضیلت دریافت کروں لیکن میرے سوال کرنے کے پیشتر ہی آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی بہت فضیلت ہے جس کا احصاء ناممکن ہے۔ اس درود کے پڑھنے والوں کے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان کے انتہائی مقاصد پورے ہوتے ہیں اور جو کوئی اس درود کے ذریعہ کسی معاملہ کا قصد کرے تو وہ ردنہ ہوگا اور نہ وہ شخص مایوس ہوگا نہ اس کا حسنِ ظن باطل ہوگا نہ اس کی دعا رد ہوگی۔ جو اس درود کو پڑھے خواہ ایک مرتبہ ہی پڑھے یا اس کو اٹھائے پھرے اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کی مجلس میں جو اس کے ساتھ ہو ان دونوں کو بخش دے گا۔ اور جب اس کی موت

آئے گی تو اس کے نزدیک چار فرشتے آئینگے۔ پہلا فرشتہ اس کے نزدیک شیطان کو آنے سے روک دیگا، دوسرا فرشتہ اس کو کلمۂ شہادت کی تلقین کرے گا، تیسرا فرشتہ اس کو جام کوثر پلائے گا اور چوتھے فرشتے کے ہاتھ میں سونے کا برتن ہوگا جس میں جنت کے میوے ہوں گے اور وہ اس کو جنت میں اس کے مقام کی بشارت دے گا اور کہے گا کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندے خوش ہو جا کہ تو نے جنت میں اپنے مقام کو بچشم خود روح نکلنے سے قبل دیکھ لیا۔ یہ شخص اپنی قبر میں نہایت اطمینان فرحت اور خوشی سے داخل ہوگا اور اس میں وحشت، تنگی نہ دیکھے گا۔ اس کے لئے رحمت کے چالیس دروازے کھول دیئے جائیں گے، اس طرح اس کیلئے ابواب نور بھی کھول دیئے جائینگے۔ بروز قیامت وہ اس طرح اٹھے گا کہ اس کے سیدھی جانب ایک محافظ فرشتہ ہوگا اس پر دو حلّے بہشتی ہونگے۔ فرشتہ اس کے لئے ایک اونٹنی پیش کرے گا جس پر وہ سوار ہو جائیگا۔ جب یہ صراط سے گذرے گا تو دوزخ کہے گی اے اللہ تعالیٰ کے آزاد بندے جلد گذر جا میں تجھ پر حرام ہوں اس طرح وہ جنت میں پہلے جانیوالوں کے ساتھ داخل ہوگا اور جنت میں اس کو چالیس سفید چاندی کے قبے عطا ہوں گے۔ ہر قبہ میں سونے کا محل رہے گا اور ہر محل میں ایک سو نور کے خیمے ہوں گے، ہر خیمے میں سندس کے تخت رہیں گے اور ہر تخت پر ایک کنیز حور عین رہے گی جو اذفر کی خوشبو سے پیدا ہوئی ہوگی اور وہ گویا چودھویں رات کے چاند کے مانند ہوگی جو تمام رات چمکتا رہتا ہے اس لئے کہ اس کو ایسی نعمت دی جائے گی جس کو کبھی نہ آنکھیں دیکھی ہوں گی نہ جس کے متعلق کان سنے ہوں گے اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہے کہ جب آپؐ نے شب معراج میں

ربّ عزّ وجلّ تک سیر کی تو ربّ عزّ وجلّ نے دریافت کیا اے محمد یہ زمین کس کی ہے؟ آپؐ نے عرض کیا اے ربّ تعالیٰ تیرے لئے پھر حق تعالیٰ نے سوال کیا اے محمدؐ یہ حجابات کس کے لئے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا اے ربّ یہ تیرے لئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سوال کیا کہ کرسی کس کے لئے ہے؟ آپؐ نے جواب دیا اے ربّ تعالیٰ تیرے لئے ہے۔ پھر حق تعالیٰ نے آپؐ سے پوچھا تُو کس کے لئے ہے؟ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سربسجدہ ہو گئے اور کچھ کہنے کے لئے حیا مانع ہوئی۔ اس موقع پر خود ربّ جلّ وعلا نے ارشاد فرمایا کہ تو اس کے لئے ہے جو تجھ پر درود بھیجتا ہے اور تیرے شرف و بزرگی کو بڑھاتا ہے۔

(حضرت) سیّدی عبد القادر جیلانیؓ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ وہی درود ہے جس کا تعلق اس حدیث سے ہے۔ اس درود سے رحمت کے ستّر دروازے کھل جاتے ہیں اور راہِ جنّت کے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں۔

یہ درود ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار جانوروں کی قربانی دینے، ہزار اشرفی خیرات کرنے اور ہزار مہینوں کے روزے رکھنے سے افضل ہے۔ اس درود کی تاثیر سے معیشت اور رزق میں آسانی ہوتی ہے۔ اخلاق پاک ہوتے ہیں۔ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ درجے بلند ہوتے ہیں۔ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ عیوب کی پردہ پوشی ہوتی ہے۔ ذلیل ذی عزت ہو جاتا ہے۔ سیّدی مکین الدینؒ (سیّدی محی الدینؒ) نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ درود بجز نیکوکار اور عمدہ خصلتوں کے حامل کے کسی کو نہ دینا۔ جب کسی کو کسی امر میں پریشانی لاحق ہو تو یہ درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس وسیلہ بن جائے گا اور اس کی ہر آیت مولیٰ تعالیٰ کے پاس اس کی شفیع ہو گی۔ یہ درود نماز پڑھنے والوں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کے لئے ہے۔ یہ نصیحت گیرندوں کیلئے

نصیحت، اور متوسلین کے لئے وسیلہ ہے اور قرآن عظیم کا درود ہے جس کا میں نے بَشَائِرُ الخَیرَات نام رکھا ہے اور درود حسب ذیل ہے۔

مُترجم

الحاج شاہ سیدہ ابوالفضل سیّد محمود قادری موسوی محمود

۵؍ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَيْنَا بِالْاِيْمَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَيِّدِ الْاَكْوَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَّاٰنٍ
(وَبَعْدُ) فَقَدْ رُوِیَ عَنْ شَيْخِ الْاُمَّةِ وَاِمَامِ الْاَئِمَّةِ سَيِّدِ
الْاَنْجَابِ وَقُطْبِ الْاَقْطَابِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَالْمَلَاذِ
الْاَكْرَمِ سَيِّدِیْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبَعْضِ
اِخْوَانِهٖ رضی اللّٰه تعالٰی خُذُوْا هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ عَنِّیْ فَاِنِّیْ اَخَذْتُهَا
بِاِلْهَامٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَاَرَدْتُ
اَنْ اَسْاَلَهٗ عَنْ فَضْلِهَا فَاَخْبَرَنِیْ قَبْلَ اَنْ اَسْاَلَهٗ وَقَالَ
لِیْ اِنَّ لَهَا مِنَ الْفَضْلِ شَيْئًا عَظِيْمًا لَا يَنْحَصِرُ وَاِنَّهَا تَرْفَعُ
اَصْحَابَهَا اِلٰی اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُ بِهِمْ اَقْصَی الْغَايَاتِ
وَمَنْ قَصَدَ بِهَا اَمْرًا لَا يُرَدُّ خَائِبًا وَّلَا يَخِيْبُ ظَنُّهٗ

وَلَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا وَلَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً اَوْ حَمَلَهَا
غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِمَنْ مَعَهُ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَاِذَا حَضَرَ اَجَلُهُ حَضَرَ
عِنْدَهُ اَرْبَعَةٌ مِنْ مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ الْاَوَّلُ يَمْنَعُ عَنْهُ
الشَّيْطَانَ وَالثَّانِيْ يُلْهِمُهُ كَلِمَةَ الشَّهَادَةِ وَالثَّالِثُ
يَسْقِيْهِ كَاسًا مِنَ الْكَوْثَرِ وَالرَّابِعُ بِيَدِهٖ اِنَاءٌ مِنْ ذَهَبٍ
مَمْلُوْءٌ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ يُبَشِّرُهُ بِمَنْزِلَتِهٖ فِي الْجَنَّةِ وَيَقُوْلُ لَهُ
اَبْشِرْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَيَنْظُرُهُ فَيَرَاهُ بِعَيْنِهٖ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ رُوْحُهُ
وَيَدْخُلُ فِيْ قَبْرِهٖ مَاْمُوْنًا فَرِحًا مَسْرُوْرًا وَلَا يَرٰى فِيْهِ
وَحْشَةً وَلَا ضِيْقًا وَيُفْتَحُ لَهُ اَرْبَعُوْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ
وَمِثْلُهُمْ مِنَ النُّوْرِ وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ
مَلَكٌ يُبَشِّرُهُ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُؤَمِّنُهُ وَعَلَيْهِ حُلَّتَانِ
وَيُهْدٰى لَهُ نَجِيْبًا يَرْكَبُ عَلَيْهِ وَلَا حَسْرَةَ وَلَا نَدَامَةَ
وَيُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَحِيْنَ يَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ

تقول له النار حرم سریعاً یا عتیق الله انی محرمة علیك
ویدخل الجنة مع السابقین ویعطی فی الجنة اربعون
قبة من الفضة البیضاء فی کل قبة قصر من الذهب فی
کل قصر مائة خیمة من النور فی کل خیمة سریر
من السندس علی کل سریر جاریة من
الحور العین خلقها من الطیب الاذفر کانه البدر
لیلة تمامه ثم یعطی ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا
خطر علی قلب بشر وفی الخبر عنه صلی الله علیه وسلم لیلة اسری به الی ربه
عز وجل قال الجلیل جل وعلا الارض لمن یا محمد فقال
له لك یا رب فقال له السموات لمن یا محمد فقال له
لك یا رب فقال له الحجب لمن یا محمد فقال له لك
یا رب فقال له الکرسی لمن یا محمد فقال له لك یا رب
فقال له انت لمن یا محمد فعند ذلك سجد النبی صلی الله علیه وسلم ومنعه
الحیاء عن ان یقول شیئاً فقال له الجلیل جل وعلا انت

لِمَن يُصَلِّي عَلَيكَ فَزِدْ تَشرِيفاً وَتَعظِيماً فَقَالَ سَيِّدِي
عَبْدُالقَادِرِ الجِيلَانِيُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ هِيَ الَّتِي تَلِيقُ بِهٰذَا الحَدِيثِ
وَاِنَّهَا النَّفْحُ سَبْعِينَ بَاباً مِنَ الرَّحْمَةِ وَتَظْهَرُ عَجَائِباً مِن طَرِيقِ الْجَنَّةِ
وَخَيْرٌ مِمَّنْ اَعْتَقَ اَلْفَ نَسَمَةٍ وَنَحَرَ اَلْفَ بَدَنَةٍ وَتَصَدَّقَ بِاَلْفِ دِينَارٍ
وَصَامَ اَلْفَ شَهْرٍ وَفِيهَا سِرٌّ مَكْنُونٌ وَبِهَا تَيَسَّرُ الاَرْزَاقُ وَتَطِيبُ
الاَخْلَاقُ وَتُقْضَى الحَوَائِجُ وَتَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ وَتَمْحِي الذُّنُوبَ
وَتُسْتَرُ العُيُوبُ وَيَعِزُّ الذَّلِيلُ وَقَالَ سَيِّدِي مَكِينُ الدِّينِ
كَانَتْ هٰذِهِ الصَّلَاةُ لَا تُعْطَى اِلَّا لِرَجُلٍ صَالِحٍ كَامِلٍ وَهِيَ كَامِلَةُ
الخِصَالِ جَائِزَةُ النَّوَالِ اِذَا هَمَّ صَاحِبُهَا اَمْرٌ مِنَ الاُمُورِ كَانَتْ
كُلُّ صَلَاةٍ مِنْهَا وَسِيلَةً لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ الكَرِيمِ وَكُلُّ آيَةٍ مِنْهَا
كَانَتْ لَهُ شَفِيعَةً عِنْدَ المَوْلَى العَظِيمِ وَهِيَ صَلَاةُ المُصَلِّينَ
وَقُرْآنُ الذَّاكِرِينَ وَمَوْعِظَةُ المُتَّعِظِينَ وَوَسِيلَةُ المُتَوَسِّلِينَ وَهِيَ
صَلَاةُ القُرْآنِ العَظِيمِ وَسَمَّيْتُهَا بِشَائِمِ الخَيْرَاتِ وَهِيَ هٰذِهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اَلْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ۱ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلذَّاکِرِیْنَ بِمَا
قَالَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ۳ اُذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا
کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ
وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ
رَحِیْمًا تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ۴ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْعَامِلِیْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ
اَوْ اُنْثٰی۵ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ۶

۱ آل عمران ۱۷ ع ۱۶، ۲ البقرہ ۱۷ ع ۵، ۳ الاحزاب ۶ ع ۳تا ۴، ۴ آل عمران ۲۰ ع ۶
۵ المومن ۵ ع ۳

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْاَوَّابِيْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا[١]۔ لَهُمْ
مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلتَّوَّابِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ
الْعَظِيْمُ[٣]۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔
[٤] وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ؛
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ
لِلْمُخْلِصِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[٥]۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ
رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔
[٦] مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُصَلِّيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

١ه بنی اسرائیل ٣ ع ٣ ٢ه الزمر ٤ ع ٤ ٣ه البقره ٢٨ ع ١ ٤ه الشوری ٣ ع ٦ ٥ه الکہف ١٢ ع ٩
٦ه البینۃ ١ ع ٥ ٧ه عنکبوت ٥ ع ١

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ
ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْخَاشِعِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَاسْتَعِیْنُوْا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ الَّذِیْنَ
یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ الَّذِیْنَ
یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ
فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا
سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلصَّابِرِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ اِنَّمَا
یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ
ھَدٰھُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

---

[1] العنکبوت ۴۵ع۱، [2] لقمٰن ۱۷ع۲، [3] البقرۃ ۴۵ع۵، [4] آل عمران ۱۹۰ع۲۰
[5] الزمر ۱۰ع۱، الزمر ۱۸ع۲

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ٱلْبَشِيْرِ ٱلْمُبَشِّرِ لِلْخَائِفِيْنَ بِمَا قَالَ
اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[١] وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ[٢] وَاَمَّا مَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ
الْمَاْوٰى. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ٱلْبَشِيْرِ
الْمُبَشِّرِ لِلْمُتَّقِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[٣] وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ
كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ[٤] لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي
الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ
ٱلْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُخْبِتِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[٥] وَبَشِّرِ
الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ[٦] وَالَّذِيْنَ
يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ

[١] الرحمٰن ٣ ع ١ [٢] النزعت ٢ ع ٢ / ١٥ [٣] الاعراف ٩ ع ٥ / ٦ [٤] السبا ٥ ع ١ [٥] الحج ٥ ع ٥ / ٢
[٦] المؤمنون ٤ ع ١٠

رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ
الْمُبَشِّرِ لِلصَّابِرِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[1] وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ
الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ[2] اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا
اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ
الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْكَاظِمِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[3] وَالْكَاظِمِيْنَ
الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ[4] فَمَنْ
عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ
لِلْمُحْسِنِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[5] وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ[6] مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

---

[1] البقرة ۱۹ غ ۳، [2] المؤمنون ۶ غ ۱۹ [3] آل عمران ۴ غ ۱۴ [4] الشوریٰ ۴ غ ۱۱
[5] البقرة ۲۴ غ ۲، [6] الانعام ۲۰ غ ۶

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ
الْمُبَشِّرِ لِلْمُتَصَدِّقِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ [1] وَاَنْ تَصَدَّقُوْا
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ [2] اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُتَّقِيْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ [3] وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ [4] وَمَآ اَنْفَقْتُمْ
مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ
الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلشَّاكِرِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ [5] وَاشْكُرُوْا نِعْمَةَ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ [6] لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلسَّائِلِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ [8] فَاِنِّىْ
قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ [9] اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

[1] البقرہ ۳۸ ع ۷ [2] یوسف ۱۰ ع ۹ [3] ا السجدہ ۲ ع ۵ [4] البا ۵ ع ۳ [5] النحل ۱۵ ع ۱۴
[6] ابراہیم ۱ ع ۱ [7] البقرہ ۲۳ ع ۱۴ [8] المؤمن ۲۶ ع ۱۰

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلصّٰلِحِیْنَ
بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ [۱] اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ
الصّٰلِحُوْنَ [۲] اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ
الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُحْسِنِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ
الْعَظِیْمُ [۳] اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا [۴] یُؤْتِكُمْ
كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ
وَیَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشِیْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُبَشِّرِیْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ
[۵] وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [۶] لَهُمُ الْبُشْرٰی
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ

---

[۱] الانبیاء ۱۷ ع ۷ [۲] المؤمنون ۱ ع ۱ [۳] الاحزاب ۷ ع ۴ [۴] الحدید ۴ ع ۳ [۵] البقرۃ ۳ ع ۵ [۶] یونس ۷ ع ۴

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِ نَا
مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْفَائِزِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلزَّاهِدِيْنَ بِمَا
قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَّخَيْرٌ اَمَلًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ
الْمُبَشِّرِ لِلْاُمِّيِّيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِ الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ
لِلْمُصْطَفَيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ
الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

---

[1] الاحزاب ۹ ع ۳ [2] الکہف ع ۶ [3] آل عمران ۱۲ ع ۱ [4] فاطر ۴ ع ۶

وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨالْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُذْنِبِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ
الْعَظِيْمُ[۱] قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا
تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ
الْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[۲] وَمَنْ
يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨالْبَشِيْرِ الْمُبَشِّرِ
لِلْمُقَرَّبِيْنَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ[۳] اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ
لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ
حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ لَا
يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا

[۱] زمر ۶ ع ۱۴ [۲] نساء ۱۶ ع ۶۴ [۳] الانبیاء ع ۷ ۱۰۸

یومکم الذی کنتم توعدون اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد
البشیر المبشر للمؤمنین بما قال اللہ العظیم اِنّ المسلمین والمسلمات
والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین
والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات
والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین
فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ
لھم مغفرۃ واجرا عظیما[۱]۔ وان لیس للانسان الا ما سعی وان
سعیہ سوف یری ثم یجزاہ الجزاء الاوفی[۲] اللھم صل علیہ صلاۃ
تشرح بھا الصدور وتھون بھا الامور وتنکشف
بھا الستور وسلم تسلیما کثیرا دائما الی یوم الدین۔
دعواھم فیھا سبحانک اللھم وتحیتھم فیھا
سلام وآخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین[۳]
اللھم اغفر لعبدک منیر بہادر علی اقبال وارحمہ واجعلہ فی زمرۃ
المحبین والواصفین الی یوم القیمۃ بفضلک یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ودود

---

[۱] الاحزاب ۳۵ [۲] النجم ۳۹ تا ۴۱ - [۳] یونس ۱۰۔

دعاء البسملة للجیلانی
عبد القادر

بسم الله الرحمن الرحیم

وصلّی الله علی سیدنا محمدٍ وعلی آلہٖ وصحبہٖ وسلّم
اللّٰھمّ انّی اسئلک بحقّ باءِ اسمکَ المعنیّۃِ الموصلۃِ الی
اعظمِ مقصودٍ وایجادِ کلِّ مفقودٍ وبالنّقطۃِ الدّالّۃِ علی
معنی الأسرارِ السّرمدانیّۃِ والذّاتِ القدیمۃِ الفردانیّۃ
وبجزئیتھا الاحیا بھا وتصریفھا الجزئیّۃِ والکلّیّۃ۔
وبسینھا بدیعۃ التّصریفِ سرِّ الرّبوبیّۃِ المنزّھۃِ
عن المکانیّۃِ والزّمانیّۃِ المنفردۃِ بتفریجِ الکروبِ
والخطوبِ الدّنیویّۃِ والاخرویّۃِ۔ وبمیمھا محی وممیت
بھا سائرِ البریّۃِ فلیس لھا قبلیّۃ ولا بعدیّۃ تنزّھت
عن الکیفیّۃِ وتصاریفھا ومعانیھا المحمّدیّۃ

وَبِاَلِفِ الْوَصْلِ الَّذِیْ اَقَمْتَ بِهِ الْكَائِنَاتِ فَهُوَ حَرْفٌ مَبْنِیٌّ مُتَصَرِّفٌ عَلٰی سَائِرِ الْحُرُوْفِ النَّارِیَّةِ وَالتُّرَابِیَّةِ وَالْهَوَائِیَّةِ وَالْمَائِیَّةِ مُضْمَرٌ تَعْرِیْفُهٗ كَالشَّمْسِ الْبَهِیَّةِ نَفِّذْ تَصْرِیْفَكَ فِیْ كُلِّ مَعْدُوْمٍ فَاَوْجِدْتَهٗ وَكُلِّ مَوْجُوْدٍ فَاَقْهَرْتَهٗ وَبِحَقِّ صِفَاتِكَ الْقَهْرِیَّةِ اَقْهَرْ اَعْدَاءَنَا وَاَعْدَاءَكَ ۞ وَبِلَامِ اللّٰهِ الْمُنَزَّهَةِ عَنِ الشَّرِیْكِ وَالضِّدِّ فَهِیَ الْمَعْبُوْدُ بِحَقٍّ اَلْقَائِمَةُ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ الْعَالِمَةُ بِمَا فِی السَّرَائِرِ وَالضَّمَائِرِ هَبْ نَاهِبَةً مِنْ هِبَاتِهَا وَافْتَحْ لَنَا بِعِلْمِهَا وَحَقِّقْنَا بِسِرِّ سَرَائِرِهَا النَّافِذَةِ وَصَرِّفْنَا فِیْ سِرِّهَا كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ۞ وَبِهَاءِ هُوِیَّتِهَا الْقَائِمَةِ بِذَاتِهَا الْمُسْتَحِقَّةِ بِجَمِیْعِ الْمَحَامِدِ فَسَمَتْ بِهٖ فِیْ عِزِّ تَوْحِیْدِهَا وَاَنْزَلْتَ الْكُتُبَ الْقَدِیْمَةَ شَاهِدَةً بِتَوْحِیْدِهَا وَشَهِدَ وَصَدَّقَ اَهْلُ سَعَادَتِهَا وَاسْتَغْرَقَتْ بِسِرِّ سَرَائِرِهَا

اَهلِ مُشَاهَدَتِہَا ۞ وَبِسِرِّ الرَّحۡمٰنِ مُعۡطِی جَلَائِلِ النِّعَمِ
وَرَاحِمِ الشَّیۡخِ الۡهَرِمِ وَالطِّفۡلِ الصَّغِیۡرِ وَالۡجَنِیۡنِ رَحۡمٰنِ
الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ مُعَطِّفِ الۡقُلُوۡبِ فِیۡ زِیَادَةِ بِنَائِهٖ دَلَّتۡ
عَلٰی شَرَفِهٖ وَانۡفِرَادِهٖ ۞ وَبِسِرِّ الرَّحِیۡمِ وَرِقَّةِ الرَّحۡمَةِ
مُعۡطِیۡ جَلَائِلِ النِّعَمِ وَدَقَائِقِهَا مُشَوِّقِ الۡقُلُوۡبِ بَعۡضِهَا
عَلٰی بَعۡضٍ جَاذِبُهَا بِتَعۡطِیۡفِ رُوۡحَانِیَّةِ اسۡمِكَ الرَّحِیۡمِ فَهُمَا
اِسۡمَانِ جَلِیۡلَانِ كَرِیۡمَانِ عَظِیۡمَانِ فِیۡهِمَا شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ
لِكُلِّ مُؤۡمِنٍ یَسۡاَلُ فِی الۡقَلِیۡلِ وَالۡكَثِیۡرِ مِنۡ مَصَالِحِ الدُّنۡیَا
وَدَارِ التَّحۡوِیۡلِ وَبِسِرِّهَا فِی الۡقِدَمِ وَبِحَقِّ خُرُوۡجِ الۡاَرۡبَعَةِ
الۡاَنۡهَارِ مِنۡ حُرُوۡفِهَا الۡاَرۡبَعَةِ وَبِهَیۡبَتِهَا وَبِقُوَّةِ سُلۡطَانِهَا
عَلَی الۡعَالَمِ الۡعُلۡوِیِّ وَالسُّفۡلِیِّ وَبِمَاءِ مَنۡزِلَتِهَا وَلَوۡحِهَا
وَقَلَمِهَا وَالۡعَرۡشِ وَالۡكُرۡسِیِّ وَبِاَمِیۡنِهَا جِبۡرَئِیۡلَ عَلَیۡهِ السَّلَامُ وَ
بِاَمِیۡنِهَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ الۡمَبۡعُوۡثِ بِاَكۡمَلِ اَحۡفِظۡنِیۡ مِنۡ اَمَامِیۡ

وَخَلْفِیْ وَیَمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ وَفَوْقِیْ وَتَحْتِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَوْلَادِیْ
وَاَھْلِیْ وَبِسِرِّ اَنْبِیَائِکَ النَّاطِقِیْنَ بِھَا وَبِسِرِّ مِیْکَائِیْلَ
وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ علیہم السلام وَکُلِّ مَلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَبِحَقِّ اَھْلِ تَوْحِیْدِکَ مِنْ اٰدَمَ علیہ السلام اِلٰی یَوْمِ الْمَحْشَرِ اَنْ
تُعْطِیَنِیْ رِزْقًا اَسْتَعِیْنُ بِهٖ وَسُرُوْرًا دَائِمًا اِلَی الْاَبَدِ وَعِلْمًا
نَافِعًا یُوَصِّلُنِیْ اِلَیْکَ وَلَا تَکِلْنِیْ بِسِرِّھَا اِلٰی اَحَدٍ وَاجْعَلْ
لِیْ مِنْ کُلِّ الْھُمُوْمِ مَخْرَجًا وَصَرِّفْنِیْ کَیْفَ شِئْتَ وَلَا
تَکِلْنِیْ اِلٰی وَالِدٍ وَّلَا وَلَدٍ وَخُذْ بِیَدِیْ اِلَیْکَ حَاجَتِیْ وَعَجِّلْ
لِیْ بِھَا بِحَقِّ بَطَدٍ زَھَجٍ وَاحٍ یَا حَیُّ یَاہٖ یَا ھُوَ یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ اَنْتَ
ھُوَ بَدُّوْحُ نُقْسِمُ عَلَیْکَ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَمْدُوْحِ الْمُؤَیَّدِ بِالنَّصْرِ
وَالْفُتُوْحِ اَنْ تُسَخِّرَ لِیَ الْخَلْقَ عَلٰی اخْتِلَافِ اَجْنَاسِھِمْ وَاَلْوَانِھِمْ وَتَدْفَعَ
عَنِّیْ مَا یُرِیْدُوْنَ بِیْ مِنْ مَکْرِھِمْ وَخِدَاعِھِمْ بِحَقِّ طُوْرٍ یَدْعُوْ مُحَبَّبَهٗ
صُوْرَهٗ مُحَبَّبَهٗ سَقْفَاطِیْسَ سَقَاطِیْمَ حُوْنَ قَافٍ اَدَمَّ حَمَّ ھَاءٍ اٰءٍ

اٰمِیْن اُقْسِمُ اللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ وَمُلُوْکِھَا
عُبَیْدُکَ الْکِرَامِ اَنْ تَلْطُفَ بِیْ وَتَحْفَظَنِیْ مِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ
وَمِنَ الْمَرَدَۃِ وَالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالظَّلَمَۃِ وَالْجَبَّارِیْنَ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَطٰہٰ
وَطٰسٓ وَیٰسٓ وَحٰمٓ عٓسٓقٓ وَقٓ وَنٓ وَبِتَصَرُّفِھِمْ اَقْھَرْ لِیْ خَلْقَکَ
اَجْمَعِیْنَ وَسَخِّرْ لِیْ کُلَّ اَحَدٍ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنَوِّرْ
بَصَائِرَنَا یَا مَنْ نَوَّرَ بَصَائِرَ الْعَارِفِیْنَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ وَمَا
فِیْھَا مِنْ اِسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَاَشْھِرْ ذِکْرِیْ فِیْ خَیْرٍ یَا مَنْ یُّجِیْبُ
دَعْوَۃَ الْمُضْطَرِّیْنَ وَاغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَحُلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ
وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتُنْقِذُ بِھَا وَحْلَتِیْ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ تَقَالِیْبِ الْاَیَّامِ وَالسِّنِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

نوٹ :۔ مذکورہ بالا دعا "الفیوضات الربانیہ فی ماثر القادریہ مطبوعہ دہلی ۱۳۰۳ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ تقابل کے ذریعہ تصحیح کر دی گئی ہے۔

ورد الجلالة للجیلانی

هو ان تقرا الجلالة عدد (٦٦) او (١٧) وبعد القراءة
تقسم بهذا القسم وهو هذا

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللّٰهم انی اسئلک بالالف القائم الذی لیس قبله شیٔ
وباللامین اللتین طمست بهما الاسرار وجعلتهما
بین العقل والروح واخذت علیهما العهد الوثیق بالهاء
المحیطة بالعلوم الجوامد والمتحرکة والصوامت والنواطق
واسئلک اللّٰهم باسمک العظیم الاعظم هو الله الذی
لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمٰن الرحیم
الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر
النور الهادی البدیع القادر القاهر الذی تشعشع فارتفع

وَقَهَرَ فَصَدَعَ وَنَظَرَ نَظْرَةً لِلْجَبَلِ فَتَقَطَّعَ وَخَرَّ مُوْسٰی
صَعِقًا مِنَ الْفَزَعِ اَنْتَ اللّٰهُ الْاِلٰهُ الْاَكْرَمُ الْاَزَلِیُّ وَالسَّرْمَدِیُّ
الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ تَدْهَشُ مِنْهُ الْعُقُوْلُ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِسِرِّ سِرِّ الَّذِیْ هُوَ اَنْتَ وَعَدْتَ بِهٖ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّكْرِ بِخَفْقِ
جَوْلَانِ مَعْرِفَتِكَ اَغْمِسْنِیْ یَا اللّٰهُ (ثلاثا) فِیْ بَحْرِ اَنْوَارِكَ
وَامْلَأْ قَلْبِیْ مِنْ اَسْرَارِكَ وَمَكِّنِّیْ فِیْكَ وَمِنْكَ
وَاَسْئَلُكَ الْوُصُوْلَ بِالسِّرِّ الَّذِیْ تَدْهَشُ مِنْهُ
الْعُقُوْلُ فَهُوَ مِنْ قُرْبِهٖ ذَاهِلٌ اُیَتَنُوْخُ یَا مَلُوْخُ
بَاحِیْ وَامِنْ مِهْیَاشٍ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَسِرِّیْ
وَجَهْرِیْ وَبَاطِنِیْ وَظَاهِرِیْ یَشْهَدُ لَكَ
بِالْوَحْدَانِیَّةِ اجْعَلْنِیْ اُشَاهِدُ الْقُدْرَةَ النُّوْرَانِیَّةَ
یَا اللّٰهُ هُوَ ○

(و تدعو بما ترید ثم تقول)

یَا مَنْ یُسْتَغَاثُ بِهٖ اِذَا عُدِمَ الْمُغِیْثُ وَیُسْتَنْصَرُ
بِهٖ اِذَا عُدِمَ النَّصِیْرُ وَیُسْتَشْفَعُ بِهٖ اِذَا غُلِقَتْ
اَبْوَابُ الْمُلُوْكِ الْمُرْتَجِیَةُ وَحَجَبَتْهُ الْقُلُوْبُ
الْغَافِلَةُ الْمُلْتَهِیَةُ لِهٰهُفُلُوْسٍ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا
مِنْكَ وَسُدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَیْكَ وَخَابَتِ
الْاٰمَالُ اِلَّا فِیْكَ وَاغَوْثَاهُ (ثلاثا) اَلْعَجَلَ (ثلاثا)
اَلْاِجَابَةَ (ثلاثا) اَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاقْضِ حَاجَتِیْ
وَاكْشِفْ عَنْ بَصِیْرَتِیْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ

(ثم وِرْدُ الْجَلَالَةِ وَیَلِیْهِ دُعَاءُ الْجَلَالَةِ)

دعا الجلالۃ للجیلانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِسِرِّ الذَّاتِ وَبِذَاتِ السِّرِّ ھُوَ اَنْتَ
وَاَنْتَ ھُوَ اَحْتَجَبْتُ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَبِنُوْرِ عَرْشِ اللّٰہِ وَبِکُلِّ
اِسْمِ اللّٰہِ مِنْ عَدُوِّیْ وَعَدُوِّ اللّٰہِ بِمِائَۃِ اَلْفِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ خَتَمْتُ عَلٰی نَفْسِیْ وَعَلٰی اَھْلِیْ وَعَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْہِ رَبِّیْ بِخَاتَمِ اللّٰہِ الْمَنِیْعِ الَّذِیْ
خَتَمَ بِہٖ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ[۳]
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی
اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

الفیوضات الربانیہ فی مآثر القادریہ میں جس جگہ جو کلمات اضافہ ہیں یہاں درج کئے جاتے ہیں:-

۱ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۲ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ خَلْقِ اللّٰہِ ۳ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔